اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمودؒ

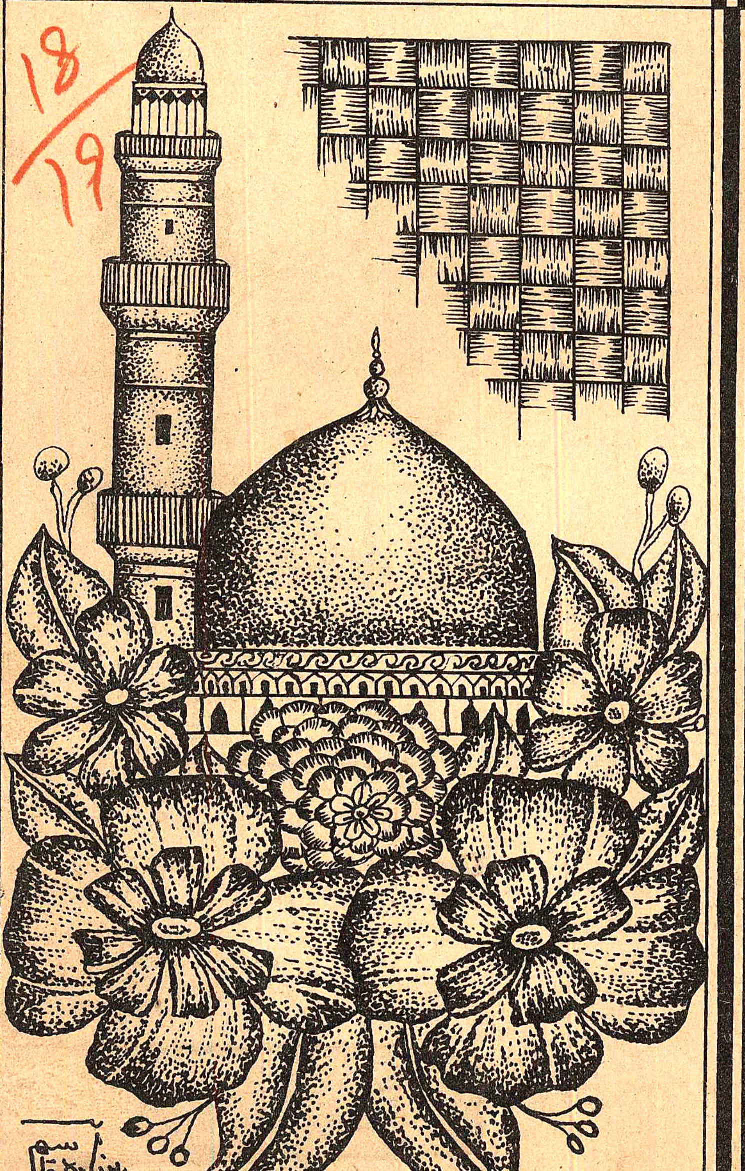

۱۸/۱۹

ملک بھر میں پھیلی ہوئی جمیعۃ
علماء اسلام کی تمام شاخیں
جمیعۃ کے آرگن ترجمان اسلام
کی زیادہ سے زیادہ اشاعت
بڑھانے کی کوشش کریں
یہ تمام جماعتی احباب کی
اہم ذمہ داری ہے۔

محمد عبداللہ درخواستی
امیر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان۔

بو رہے ہیں آپ فصل دشمنی کشمیر میں

ہر طرف ہے برہمی ہی برہمی کشمیر میں
ہیں عوام الناس معتوب شہی کشمیر میں

متحد ہیں جو بتان آزری کشمیر میں
وہ کریں گے چار دن ہی نوکری کشمیر میں

جو بلوچستان و سرحد میں روا رکھا گیا
کھیل کھیلا جا رہا ہے اب وہی کشمیر میں

سازشیں ہی سازشیں ہیں، نفرتیں ہی نفرتیں
موت کی آغوش میں ہے زندگی کشمیر میں

چھید ڈالے نا کہیں سوچو! وجود ملک و قوم
یہ "خرد مندی"، یہ ناوک افگنی کشمیر میں

امن کے جھوٹے پجاری، شانتی کے دیوتا
کر رہے ہیں ان دنوں خنجر زنی کشمیر میں

رہنما حزب مخالف کے ہوئے داخل اگر
پھیل جائے گی یقیناً "ابتری" کشمیر میں

بنتِ نہرو کیوں نہ خوش ہو آپ سے
بو رہے ہیں آپ فصل دشمنی کشمیر میں

شیخ عبداللہ بھی شاداں ہے تم سے آج کل
کر رہے ہو ظالمو! کیوں جگ ہنسی کشمیر میں

قتل و زنداں کی روایت پر عمل پیرا رہو
بات بن جائے گی شاید آپ کی کشمیر میں

عشق میں جمہوریت کے سوکھ کر کانٹا ہو تم
اور رچانا چاہتے ہو سروری کشمیر میں

اکرام القادری

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۱۹

جمعۃ المبارک ۱۶ مئی ۱۹۷۵ء ۳ جمادی الاوّ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ـــــ ۳۸ روپے
ششماہی ـــــ ۱۹ روپے
سہ ماہی ـــــ ۹/۵۰ روپے

فی پرچہ:
۷۵ پیسے

پرنٹر میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع

اداریہ

اکرام القادری

مُسلم آزار فلم

یہ ایک ناقابل تردید مسلمہ حقیقت ہے کہ سامراجی گماشتے، کلیسا کے پجاری، صیہونیت کے علمبردار اور اسلام دشمن مستشرقین آئے دن گوناگوں اور بوقلموں طریقوں سے اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور نت نئے منصوبے تراشتے رہتے ہیں۔ اسلام اور اسلامیون کے خلاف پیہم و مسلسل شگوفے چھوڑنا ان انسانیت آزار خودسروں کی طبیعتِ ثانیہ بن چکا ہے۔

حسب روایت اس مرتبہ ان ننگ شرافت، بزعم خویش علم و دانش کے دعویداروں نے ایک ایسے قبیح و شنیع، خبیث و رذیل اور گھناونے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ان بندگان حرص و آز کی ذہنی اپج اور دماغی تخریب کاری کا تازہ "شاہکار" وہ مسلم آزار اور شرافت دشمن فلم ہے جو حال ہی میں انہوں نے (خاکم بدہن) "محمد رسول اللہ" کے نام سے بنائی ہے۔ جس میں رسول اللہ کے عمِ مکرم سید الشہداء حضرت حمزہؓ کا کردار، ایک مشہور ملحد و کافر فلمی ایکٹر پلش کر رہا ہے۔ اسی طرح سے رسولِ کریمؐ کی خوش دامن حضرت ہندہؓ کا کردار ایک رسوائے زمانہ ایکٹرس ادا کر رہی ہے۔ معاذ اللہ۔ مغربی طاقتیں اور سامراجی گماشتے دراصل اس قسم کی مسلم آزار مذبوحی حرکتیں کر کے مسلمانانِ عالم کا دم خم آزمانا چاہتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی موجودہ بے راہ روی، مغرب پسندی اور دین سے غفلت کی وجہ سے اس غلط فہمی یا خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اسلامیانِ عالم کو اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے وہ پہلی سی محبت و وابستگی نہیں رہی، مگر ان عقل کے اندھوں اور گٹھڑی کے پوروں کو کون بتائے کہ اس گئے گزرے الحاد آفرین دور میں بھی جو مسلمانوں کو وابستگی و وارفتگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام سے ہے اسے چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ اسلامیان عالم کی متاع عزیز اور مقصودِ حیات اگر کوئی ذات ہے تو وہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر ہے۔

مسلمان سر تو دے سکتا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا سودا نہیں کرسکتا۔ اس پاک نام پر مرمٹنا اس کے نزدیک صد ہزار زندگیوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس بار بار تعریف کیے گئے نام پر گردنیں کٹوانے کے لیے ہر دور میں غازی علم الدینؒ اور شمس الدین شہیدؒ پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ہم اپنی نحیف و نزار آواز کے ذریعے مسلمانان عالم سے بالعموم اور اسلامیان پاکستان سے بالخصوص اپیل کریں گے کہ وہ اس ناپاک سازش کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں نہ صرف عوام بلکہ تمام مسلم حکومتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے

تلخ و شیریں

تحریر: امجد علی شاکر بی اے

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں

انقلاب برپا کرنے کے لیے محنت کش متحد ہو جائیں۔ حنیف رامے کا بیان

مگر پیپلز پارٹی تو انہیں منتشر کر رہی ہے۔

شیخ عبد اللہ نے تیس افسر برطرف کر دیئے

ایک خبر

جتنے مرضی برطرف کر لیں، افسروں کو برطرف کرنے کی چیمپئن شپ تو بھٹو صاحب کے پاس ہی رہے گی۔

خان پور شہر میں ہولناک آتش زدگی، ۳۰ لاکھ روپے کی روئی جل کر راکھ ہو گئی۔

ایک خبر

کسی نیپ کے شر پسند کی کارروائی ہو گی، خان قیوم بے تکلف بیان داغ دیں۔

۴۶ سماج دشمن عناصر گرفتار۔

ایک خبر

مگر یہ بھی بتاؤ کہ کتنے چھوڑ دیے گئے؟

ڈسپنسر پر پولیس تشدّد کی مذمّت۔

ایک بیان کی سرخی

خالی خولی مذمت۔ لاتوں کے بھوتوں کو باتوں سے منوا رہے ہیں۔

کامرس کے طلبا کے مسائل حل کیے جائیں۔ ایک بیان

اگر حکومت اسی طرح مسائل حل کر دے تو پھر حکومت کس لیے حکومت کرے گی اور آپ لیڈر لوگ بیان کیسے دیں گے۔

چلتی بس سے خاتون کا طلائی کڑا اتار لیا۔ ایک خبر

ابھی تو ترقی ہو رہی ہے۔ کل کلاں چلتے ہوائی جہازوں سے کپڑے اتریں گے۔

بلوچستان کے پسماندہ علاقوں کو ترقی یافتہ بنایا جائے گا۔ بھٹو صاحب کا فرمان۔

غالباً اسی لیے بلوچستان میں اسلحہ کا راشن ہر صوبے سے زیادہ مقرر ہے۔

بنگلہ دیش میں فاقوں سے اموات۔

ایک خبر

پاکستانی سخت جان ہیں اس لیے اموات کے لیے اسلحہ استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ بھوک کی وجہ سے اموات میں مکمل مساوات ہے۔

ایف۔ ایس۔ سی سپلیمنٹری کے بعد امیدواروں کو بھی میڈیکل کالجوں میں داخلہ دیا جائے۔ ایک بیان

اگر اس بات کو پیپلز پارٹی کے متعلقین کے لیے مخصوص کیا جاتا تو کچھ نتیجہ بھی نکلتا اب صرف اخبار کا کاغذ ہی اس بیان سے سیاہ ہوا ہے۔

ممتاز صحافی ادیب کالم نگار مسٹر ابراہیم جلیس کو حکومت پاکستان نے بیرونی ملک میں سفارت خانے میں ذمہ داریاں سونپنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک خبر

تو کیا اب کالم سیاستدان لکھا کریں گے اور ادب بیوروکریٹ تخلیق کیا کریں گے؟

امریکی جہاز اب تک ویت نامی پناہ گزینوں کو نکال رہے ہیں۔

ایک خبر

بڑا اچھا کام ہے۔ غالباً امریکہ کے تمام کاموں سے اچھا کام ہے

ملتان میں یوم مئی کے جلوس پر لاٹھی چارج

ایک خبر

اس جلوس کی قیادت پیپلز پارٹی کے پاس نہیں ہو گی اور انہوں نے جلسے جلوسوں کا پیپلز پارٹی کے واحد ملکیتی حق پر ڈاکہ ڈالا ہو گا۔

عراق نے ایرانی باشندے رہا کر دیئے۔ ایک خبر

کر دیے ہوں گے، ہمارے ہاں تو اپنے ملک کے باشندے بھی رہا نہیں ہوئے۔

ترقیاتی کام جلد شروع کیے جائیں گے۔

ایک بیان

تو کیا اب تک تنزّلیاتی کام ہوتے رہے ہیں۔؟

گیارہ روپے کے انعامی بانڈوں کی قرعہ اندازی ۲ مئی کو ہو رہی ہے۔ ایک خبر

پشاور کی بھی عیش ہے کہ آج کل اس کے ہاں وزارتوں کے ساتھ ساتھ انعامی بانڈوں کی قرعہ اندازی ہو رہی ہے۔

ترکی کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کا حامی ہے۔ ایک بیان

کشمیر کی آزادی یا کشمیر کو صوبہ بنانے پر؟

ترتیب : قمر ھاشمی

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے اہم تفسیری نکات

اللھم صل علی محمد
و آل سیدنا محمد و
بارک وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا ارسلنا نوحاً الی قومہ
ان انذر قومک من قبل
ان یاتیھم عذاب
الیم قال یقوم انی لکم
نذیر مبین ٥ ان اعبد
اللہ واتقوہ واطیعون
یغفر لکم من ذنوبکم
(القرآن)

سورۂ نوحؑ کی ابتدائی آیات تلاوت کی گئی ہیں۔ تمام سورت میں حضرت نوحؑ کی داستان ہے۔ تمام انبیا کی وحدت ملت کا بیان ہے۔ تمام انبیا کی آمد کی تشریف آوری کا اصل مقصد درس توحید ہے خاتم الانبیاءﷺ نے بھی یہی کام کیا۔ عقاید کی اصلاح کا درس دیا کیونکہ بنیادی کام یہی ہے۔ حضرت نوحؑ کی تبلیغ کا خلاصہ یہی ہے: ان اعبد اللہ واتقوہ۔ یعنی انسان بندگی کے لیے آیا ہے واتقوہ۔ التزام تقویٰ یعنی اس سے ڈرتے رہو۔ اس لیے فرمایا: ان اعبد اللہ۔ اور میری بات مان لو۔ حضرت نوحؑ نے استقلال سے کام کیا۔ مخالفین نے ایذا رسانی کی مگر یہ حق بات کا اظہار کرتے رہے۔

فرمایا: انی دعوت قومی لیل ونہارا۔ میں رات دن قوم کو فلاح کی طرف بلاتا رہا مگر:

لم یزدھم دعای
الا فرارا۔

میری دعوت نے نہیں بڑھایا کسی چیز کو، مگر فرارا متنفر ہو گئے۔ جب میں ان کو حق بات سناتا ہوں

تو: جعلوا اصابعھم فی اذانھم

اور: واستغشوا ثیابھم

اپنے کپڑوں میں چھپ جاتے ہیں کہ نوحؑ نظر نہ آئے، میری بات سننا گوارہ نہیں کرتے۔ میں زور کے ساتھ اور پوشیدہ بات سمجھاتا رہا اور یہی کہا کہ:

فقلت استغفروا ربکم

میری طرف انہوں نے آنا چھوڑ دیا جب بات پیغمبر کی نہ مانی۔ اللہ نے مال و امداد لے لی۔ پانی خشک ہو گئے۔ پھر بھی میں نے کہا:

فقلت استغفروا ربکم
انہ کان غفارا۔

تم معافی مانگ لو۔

یرسل السماء علیکم
مدرارا۔

تم کو مال و اولاد کے ساتھ امداد دے گا

ویجعل لکم جنت
ویجعل لکم انھارا۔

تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور نہریں بھی جاری کر دے گا۔ مگر عقائد درست رکھو، بلکہ:

وترجون للہ وقارا۔

ترجون کا معنی ہے تعتقدون اللہ کی عظمت پر ایمان کیوں نہیں رکھتے؟ اللہ عظمت والا ہے:

فعال لما یرید اس کی شان ہے۔ اس کی عظمت کا عقیدہ رکھ لو، کیونکہ

وقد خلقکم اطوارا۔

اب نوح نے فرمایا کہ اللہ کی عظمت کا یقین کر لو۔ حضرت نوحؑ نے بار بار تاکید کی:

الم تروا کیف سبع سمٰوات
طباقا ٥ وجعل القمر فیھن
نورا وجعل الشمس سراجا

اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرتے رہو

واللہ انبتکم من الارض
نباتا۔

تم کو مٹی سے پیدا کیا اور حضرت آدم بھی مٹی سے پیدا کیے گئے:

ثم یعیدکم فیھا ویخرجکم
اخراجا۔

حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مختلف طریق پر بیان فرمایا، مگر انہوں نے بات نہ مانی اور عناد و سرکشی نہ چھوڑی۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ مجھے بھی اسی مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے جس کے لیے تمام انبیا علیہم السلام تشریف لائے، حضرت عیسٰےؑ تک انبیا اسی مقصد کے لیے آئے۔ حضرت عیسٰےؑ نے بھی یہی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شرک اور امداد سے پاک ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

لا تطرونی کما اطرت
النصاریٰ عیسی ابن مریم

حضرت عیسٰی کو نصاریٰ نے اللہ بنایا حالانکہ وہ مخلوقات میں ہیں، کیسے اللہ ہوسکتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۴۰ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔ سب امین مانتے تھے، جب نبوت کا اعلان کیا اور قرآن مجید اترنا شروع ہوا اور دار ارقمؓ میں مدرسہ کھولا، قرآن کے سب سے پہلے شاگرد حضرت صدیق بنے۔ انہوں نے تعلیم حضور صلی اللہ کے پاس شروع کی۔ دار ارقمؓ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیتے اور درس توحید دیتے۔

حضرت صدیقؓ کی شانِ عزیمت

ایک مرتبہ حضرت صدیقؓ نے عرض کیا کہ یہ تعلیمی سلسلہ بیت اللہ کے سامنے کیوں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا مکہ والے مخالف ہیں حضرت صدیق نے عرض کیا کہ حضرت آپ تشریف لے چلیں مَیں خطبہ دوں گا۔ حضرت تشریف لے گئے:

قام ابو بکر خطب

درسِ توحید حضرت صدیق نے شروع کیا تو قوم مخالف ہو گئی۔

فجعلوا یضربوہ

یعنی حضرت صدیقؓ کو مارنے لگے۔ سر اور چہرہ زخمی ہو گیا وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے وہ مارتے رہے، ان کو رحم نہ آیا طالب قرآن کو تکلیفیں دیتے رہے۔ جب تکلیف زیادہ ہوئی تو رشتہ داروں کو پتہ چلا۔ والدہ نے آکر کہا کیا کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ جو کے ابھی مسلمان نہ تھیں حضرت صدیق نے فرمایا:

ما فعل برسول اللہ۔

رسول اللہ کا کیا حال ہے؟

والدہ نے کہا پانی پی لے اور کھانا کھا لے، پھر ان کا حال معلوم کرنا۔ فرمانے لگے:

لا اکل ولا اشرب حتی
تخبرنی عن رسول اللہ

انہوں نے کہا ہم کو پتہ نہیں کہ کس حال میں ہیں۔ حضرت صدیق اسی حالت میں والدہ کے کندھے پر سہارا لے کر چلے کہ مجھے حضورؐ کے پاس لے چلو۔ آپ دار ارقم میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر خوش ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوبکر کیا حال ہے۔ فرمانے لگے مجھے اپنی پرواہ نہیں آپ سلامت ہیں۔ آپ نے قرآن مجید پڑھا آپ کی والدہ مسلمان ہو گئیں۔ اسی طرح آپؐ نے بیت اللہ کے سامنے قرآن پڑھا کوئی مارنے لگا کوئی کچھ کہنے لگا، حضرت صدیقؓ کہنے لگے:

اتقتلون رجلا ان یقول
ربی اللہ؟

اس طرح ایک دفعہ بازار میں وعظ فرمانے گئے۔ حضور نے فرمایا:

قولو لا الہ الا اللہ

تو ابولہب اور ابوجہل اکٹھے ہو کر آپکو پتھر مارنے لگے تو آپ کی پنڈلی مبارک سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا واقعہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید دار ارقمؓ میں پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے ظاہراً کیوں نہ سنائیں۔ کہا گیا کہ ہم میں قوت نہیں ہے، حضرت ابن مسعودؓ فرمانے لگے مَیں سناؤں گا چلو بیت اللہ کے سامنے بیٹھ کر الرحمٰن علم القرآن پڑھنا شروع کیا تو مکہ والوں نے مارنا شروع کیا حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ تم مارو یا نہ مارو مَیں قرآن پڑھنا نہ چھوڑوں گا۔ داستان طویل ہے، تو مقصد یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کا کام اشاعت توحید ہے۔ بنیادی چیز اصلاح عقاید ہے۔

رنگین نورانی قاعدہ

بچوں کو پڑھانے کے لیے پہلی مرتبہ مقبول عام نورانی قاعدہ خوبصورت رنگوں میں آفسٹ کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ دینی مدارس کے لیے خصوصی رعایت فی سینکڑہ پچیس روپے اور ایک ورقی فی سینکڑہ دس روپے صرف ڈاک خرچ معاف۔ وی۔پی نہیں ہو گا۔

رقم پیشگی حافظ محمد شریف معرفت حافظ
اسٹور حکیم فتح محمد سیوہانی روڈ بلس دادلین کراچی نمبر

انتظار ختم

سید شمس الدین شہیدؒ
اور
مفتی محمود کا دورِ حکومت
(باتصویر)

قیمت فی کتاب ۴/ روپے طبع ہو کر پہلا اڈیشن ختم ہو رہا ہے۔ جلد منگوائیں۔
ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

مکتبہ افکار نو، لوہاری دروازہ، ملتان

مرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

صیہونیت کے غرور کی شکست فاش

ایک اسرائیلی کتاب سے جستہ جستہ

اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ نے اسرائیل کے منتخب صیہونی حکمرانوں کی سیاسی اور فوجی خوش فہمیوں کے قصر اگر ڈھا نہیں دیے تو بری طرح متزلزل ضرور کر دیئے ہیں۔ حالات نے ثابت کر دیا کہ اسرائیل کا یہ دعویٰ کہ وہ ہر میدان میں اور بالخصوص فوجی اعتبار سے عربوں پر برتری رکھتا ہے بالکل پوچ ہے۔ اس حقیقت نے ہر اسرائیلی کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ایک مشہور صحافی خاتون زیوا یاریف نے اپنے کالموں میں ایک عام اسرائیلی عورت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

”گذشتہ چھ برس سے تمام فوجی ماہرین اور مبصر، تمام لیڈر اور ریٹائرڈ جنرل یہی ڈھنڈورا پیٹتے رہے کہ ہمیں ہر طرح کی فوجی برتری حاصل ہے۔ چھ برس سے وہ برابر کہہ رہے ہیں کہ مصری بزور طاقت نہر سویز پار کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ایک قدرتی اور ایسی رکاوٹ ہے جسے عبور کرنا عربوں کے بس کی بات نہیں۔ پھر ہمارے سامنے عرب سپاہیوں کی حیثیت بھی کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حالات کی رو ہمارے موافق ہے اور یہ کہ دشمنوں کے میزائیل بھی پرانے اور زنگ خوردہ ہیں جن کا انہیں استعمال کرنا تک نہیں آتا۔ پھر یہ بھی کہا گیا کہ بالفرض جنگ ہوئی بھی تو شائد گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ نہ چل سکے گی اور عربوں کا نام و نشان تک مٹایا جا چکا ہوگا۔ مگر یہ سارے ماہرین، تجربہ کار اور صحافی، ہمیں جن کے ایک ایک لفظ پر اعتبار تھا، جانے کیوں اچانک بدل گئے اور اب بالکل ہی مختلف باتیں کر رہے ہیں۔“

اور اب بہت سے چوٹی کے فوجی افسروں کا طنطنہ ہوا ہو چکا ہے اور وہ متعصب قسم کے وطن پرست جو کسی کو اپنا ہمسر نہ سمجھتے تھے آج سرافگن و شرم سار ہیں۔ عوام کا اپنی فوج پر سے اعتماد اٹھ چکا ہے اور اب انہیں یقین ہو چکا ہے کہ اسرائیلی اجارہ داریاں اور بین الاقوامی صیہونیت اپنے سامراجی آقاؤں کی کتنی ہی خدمت کیوں نہ کریں اسرائیلی عربوں کو اپنا غلام کبھی نہیں بنا سکتے۔ یہ احساس اس لیے شدید ہوا کہ پہلی بار اسرائیل کو پوری طرح تیار اور مضبوط مقابل سے واسطہ پڑا۔

اکتوبر کی جنگ کے دوران اور بعد میں امریکی اور مغربی یورپی اخباروں نے مصری اور شامی فتوحات کے اسباب پر غائر نگاہ رکھی اور بطور خاص نوٹ کیا کہ سب ان طیارہ شکن میزائیلوں اور دوسرے فوجی سامان ہی کا نتیجہ تھیں جو انہیں سوویت یونین نے مہیا کئے تھے۔ خود اسرائیل نے بھی سوویت فوجی ساز و سامان کی برتری کا اعتراف کیا ہے۔ اخبار ہآرز کا تبصرہ نگار زیو شیف لکھتا ہے کہ عرب افواج کو سوویت اسلحہ کی فراہمی نے ”اسرائیل کی سابقہ ساری برتری کو خاک میں ملا کر رکھ دیا جو اسے اپنی فضائیہ کی طفیل ملی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ نہ صرف دایان اور اس کے رفقاء کے برتری کے سارے بلند بانگ دعوے خوش فہمی ثابت ہوئے بلکہ اسرائیل کو اپنے کئی بہترین ہوابازوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑا جن کے جہاز مصر و شام میں مار گرائے گئے۔“

زیو شیف کو مجبوراً یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ مشرقِ وسطیٰ کی جنگ میں فیصلہ کن موڑ صرف سوویت یونین کی امداد ہی کا شاخسانہ ہے۔ اس کے نزدیک ”اکتوبر میں اچانک یہ تبدیلی اس وقت آئی جب عرب طاقت اور بالخصوص فضائی دفاع یکایک مستحکم ہو گئے۔“

”ہمیں احساس ہوا کہ جیسے ہم سب چھوٹے ہو گئے ہیں جبکہ مصر ہمارے دیکھتے دیکھتے بہت بڑا ہو گیا۔“ اسرائیلی جنوبی محاذ کے ڈپٹی کمانڈر بریگیڈیئر جنرل یعدی بن آری نے بتایا۔

پہلے دن کی جنگ کے بعد ہی وزیر دفاع موشے دایان نے وزیر اعظم گولڈا میئر کو مایوسی سے بتایا کہ شاید مملکت اسرائیل کے دن پورے ہو چکے۔ دونوں اس دن کے نقصانات سے بے حد افسردہ اور پریشان تھے۔ تقریباً ۵۰۰ آدمی ہلاک ہوئے تھے، ایک ہزار زخمی تھے اور سینکڑوں گرفتار ہوئے تھے یہ تمام انکشافات اسرائیل میں اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ کے موضوع پر چھپی ہوئی ایک کتاب سے ہوتے ہیں۔ جس کے عبرانی نام کے معنی ”شکست اور ناکامی“ کے ہیں۔

ایک کتاب میں پہلی جنگوں اور جھڑپوں

میں اسرائیل کے نقصانات سے ۱۹۷۳ء کے نقصانات کا موازنہ بھی کیا گیا ہے۔ مصنفین کے دعوے کے مطابق ۱۹۵۶ء میں مصر پر سہ طاقتی حملے کے وقت پانچ روزہ جنگ میں اسرائیل کے قریباً ۱۸۰ فوجی ہلاک ہوئے اور صرف ایک اسرائیلی ہوا باز گرفتار کیا ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ میں مصری اور شامی محاذوں پر ۸۵۰ فوجی مارے گئے اور صرف چودہ گرفتار ہوئے۔

جبکہ ۱۹۷۳ء کی جنگ میں سرکاری ریکارڈ کے مطابق اسرائیل کے تقریباً ڈھائی ہزار افراد مارے گئے، سات ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے اور پانچ سو کے لگ بھگ لاپتہ ہو گئے۔ یہ بھی غالباً کم بتائے گئے ہیں ورنہ اسرائیل کی تیس لاکھ آبادی میں اس سے کہیں زیادہ نقصان ہوا ہوگا۔

اسرائیلی رہنما اپنی جھوٹی آن رکھنے کے لیے اب بھی غلط اعداد و شمار پیش کر رہے ہیں اور پردہ پوشی کے لیے اصل حقائق کو مسخ کر کے پیش کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ذرا گولڈا میئر کے اس بیان پر نگاہ ڈالیے جو انہوں نے حالیہ معاہدے پر دیا۔ کس ڈھٹائی سے فرماتی ہیں کہ ہم جنگ میں اپنی فتح کے رہینِ منت ہیں کہ یہ معاہدہ ہو سکا۔ تاہم اس میں مصر کی کوششوں کا بھی دخل ہے جنہوں نے اسے ممکن بنا دیا۔"

مگر گولڈا میئر کا یہ بیان کٹر قسم کے ملک پرستوں کو بھی برا لگا۔ انہیں میں سے ایک اخبار حآرٹز کا مبصر شبتائی سویت بھی ہے جو صیہونیت کا بڑا متعصب مبلغ ہے۔ اس نے اخبار کی ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں گولڈا میئر کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مسز میئر کا فارمولا باعثِ حیرت ہے۔ اگر اسے اس طرح کہا جاتا تو شائد حقائق سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم جنگ میں مصر کی فتح کے شکر گزار ہیں جس نے معاہدے کو ممکن بنا دیا۔ تاہم اس میں اسرائیل کی ان کوششوں کو بھی دخل ہے جو اس نے اس سلسلے میں کیں۔" ضروری ہے کہ اب ہم جھوٹی فتح کا ڈھنڈورا پیٹنے کی بجائے ٹھنڈے دل سے ان حالات کا تجزیہ کریں جو ہماری شکست کا باعث بنے۔

اب ان اسرائیلیوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جو خوش فہمیوں کے مغالطے سے نکل کر حقائق سے آنکھیں ملا رہے ہیں۔ انہیں ملک کی بحرانی کیفیت کا اندازہ ہو چکا ہے۔

یروشلم یونیورسٹی کے سائنس کے مشہور پروفیسر لیشایا ہوا — نے ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ء کو نمائندہ حآرٹز کو بیان دیا کہ:—

ہماری غلطی صرف گزشتہ چھ برس کی غلطی نہیں ہے بلکہ یہ پورے پچیس برس کی غلطی ہے۔ جب ہم نے رہوڈس معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ ۱۹۴۹ء میں اسرائیل اور اس کے پڑوسیوں کے مابین یہ معاہدۂ امن ہوا تھا

یہ امر مسلمہ ہے کہ اسرائیل کی پالیسی ہمیشہ اس کے برعکس رہی ہے۔ ظاہری طور پر امن کی بات کر کے اور دوسروں کو مغالطے میں رکھ کر اپنی طاقت کو بڑھانا اور موقع پاتے ہی اپنی مملکت کو توسیع دینا روزِ اوّل سے صیہونیت کا وطیرہ اور منشاء رہا ہے۔ اسی کا تجزیہ کرتے ہوئے لیبوونز نے اسرائیلی عزائم کو بے نقاب کیا ہے کہ یہ مجرمانہ اور احمقانہ پالیسی گذشتہ پچیس برس سے برتا جا رہا ہے، اور آج اسی نے ہمیں اس بڑے بحران سے دوچار کیا ہے، اس لیے کہ اس کے تمام مفروضات ناقابلِ اعتبار ثابت ہوئے۔"

غالباً اس پالیسی کی پشت پر سب سے اہم اور خوش فہمی سامراجی حلقوں کی حمائت تھی جس نے اسرائیل کو ایک پرکارہ بندرہ کر مضبوط تر بننے پر راغب کیا اور اس بناء پر اسرائیل کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد برابر یہی کہا جا رہا ہے کہ عرب صرف طاقت کی زبان سمجھتے ہیں اسی لیے اس نظریہ کو سماجی زندگی کی بنیاد بنا کر متعصب حب الوطنی اور نسلی برتری کا پرچار عام ہوا، صیہونیت کے سیاسی رہنما اور اساتذہ سبھی اس کام میں لگ گئے۔ لوگوں کو یہی بتایا گیا کہ جب تک عرب علاقوں پر قبضہ نہیں کر لیا جاتا اسرائیل کا تحفظ اور بقا ممکن نہ ہوگا۔ اسرائیلی لیڈر یہ بھی سمجھنے لگے کہ خواہ ساری دنیا ان کی مخالف کیوں نہ ہو جائے وہ اپنے اس مقصد سے باز نہ آئیں گے۔ یہ وہی صیہونی نظریہ تھا جسے بن گوریان نے پیش کیا تھا۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ غیر یہودی کیا کہیں گے اہم صرف یہ ہے کہ یہودی کیا کرتے ہیں۔"

مگر اب اسرائیل کو اس نسلی تعصب اور جارحیت کی پالیسی کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ جنگ اکتوبر ۱۹۷۳ء کے بعد جب اسرائیلی عوام کی آنکھیں کھلنے لگیں تو انہیں پتہ چلا کہ یہ کہنا کہ عرب تو صرف طاقت کی زبان سمجھتے ہیں کتنی بڑی غلطی تھی، ایک مشہور اسرائیلی صحافی لکھتا ہے کہ "ہمیں اس وقت بڑا دھچکا پہونچا جب پتہ چلا کہ عرب لڑنا بھی جانتے ہیں اور پھر یہ احساس بھی ہوا کہ شاید وہ ہم ہی ہیں جو طاقت کی زبان سمجھتے ہیں۔"

وہ جو اسرائیل کی راہ پر خود بھی کاربند ہیں مدت سے یہی مغالطہ دیتے چلے آئے ہیں کہ اسرائیلی حکومت کی ساری کاروائیاں صرف امن اور تحفظ کے لیے جاری ہیں اور یہ صرف عرب ہیں جو اسرائیل سے پرامن اور خوشگوار تعلقات قائم کرنا نہیں چاہتے۔ اخبار حآرٹز کے نمائندے کو اسی بات کا جواب دیتے ہوئے پروفیسر لیبوز نے کہا۔

"پچیس برس سے ہم خود امن نہیں چاہتے اس سلسلے میں ہمارے بیانات شاطرانہ اور دروغ پر مبنی ہیں مجھے صاف گوئی سے کہنے دیجیے کہ امن و مصالحت کی چھوٹی سے چھوٹی کوشش کو بھی ہم نے جان بوجھ کر اور اپنے مذموم مقاصد کے لیے خود ہی ٹھکرایا ہے۔"

خط و کتابت کرتے وقت
تاریخ لکھنا مت بھولیے
(ادارہ)

مولانا منیر احمد کھروڑپکا

قسط نمبر ۲

کنٹرول ریٹ کی شرعی حیثیت

کنٹرول ریٹ عقل و منطق کے معیار پر

اگر اس قانون کو عقل و منطق کی کسوٹی پر پرکھ کر اور ناپ تول کر دیکھا جائے تو اس میں کوئی معقولیت کی وجہ معلوم نہیں ہوتی، بجائے خوبیوں کے اس کی کئی خامیاں سامنے آتی ہیں۔

"ذخیرہ اندوزی"

اس قانون کے نفاذ کے فوراً بعد بلا کسی تاخیر کے تجارت پیشہ لوگوں اور دکانداروں کی طرف سے جو ردعمل ظاہر ہوتا ہے وہ ذخیرہ اندوزی ہے۔ دنیا دیکھ چکی ہے، دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہے گی کہ رات کو جس جس جنس کے کنٹرول ریٹ کا اعلان ہوتا ہے تو صبح تک وہ تمام اجناس دکانوں سے غائب ہو جاتی ہیں۔ پتہ بھی نہیں چلتا کہ یکایک وہ سارا مال جس سے دکانیں چھت تک بھری پڑی تھیں، راتوں رات کہاں غائب ہو گیا۔ کیا ایک ہی رات میں اتنے گاہک جمع ہو گئے جو خرید کر لے گئے یا کوئی آندھی اور طوفان اڑا کر لے گیا۔ نہیں بلکہ وہ تاجر خود ہی آندھی و طوفان بن کر چور دروازوں سے ایسی محفوظ جگہ کی طرف اڑا کر لے جاتے ہیں کہ جہاں کسی کی نظر پڑتی ہے نہ ہوا کا گذر ہوتا ہے۔ کنٹرول ریٹ کے نفاذ کے بعد اسی پیش آمدہ مشکل کے پیش نظر ہوشیار لوگ اعلان سنتے ہی کوشش کرتے ہیں کہ بازار سے مال غائب ہونے سے قبل ہی اپنی ضرورت کی چیز خرید کر رکھ لیں، ورنہ تاخیر کی صورت میں ہم تو دیکھنے کو بھی ترستے رہیں گے۔ جیسا کہ کنٹرول ریٹ کے لفافہ میں مہنگائی کے عوامی تحفہ کو لپیٹ کر وزیراعظم نے اپنی غریب عوام کو پیش کیا ہے تو اس کے بعد بھی کچھ ایسی ہی صورت حال کا سامنا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کا سبب

رہی یہ بات کہ قیمتوں میں اتنے معقول اضافے کے باوجود لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں تو اس میں دیگر خارجی امور سے زیادہ خود انسان کی اپنی قطرتی خصوصیات اور طبعی کمزوریاں دخیل ہیں۔ انسان کی ایک فطرتی خصوصیت یہ ہے:

ان الانسان خلق ھلو عا ٥

ترجمہ: بے شک انسان خلقی طور پر حریص ہے

جب تاجرانہ قیمتیں حکومت کے کنٹرول ریٹ قانون کی زد میں آجاتی ہیں تو تاجروں کو اگرچہ معتدبہ نفع کیوں نہ ہو پھر بھی ایک محدود و متعین پیمانہ پر ہوتا ہے جو اس کی حریصانہ فطرت کے سراسر خلاف ہے اب اس کے سامنے دو صورتیں ہوتی ہیں یا اسی محدود نفع پر اکتفا کرے، مگر یہ اس کی فطرت اجازت نہیں دیتی۔ یا پھر حکومت کے قانون کو توڑ کر زائد نفع حاصل کرے، تو حکومت کی گرفت میں آتا ہے، تو وہ ایک تیسرا راستہ نکالتا ہے کہ فی الحال ذخیرہ کرو اور مناسب وقت کی انتظار کرو۔

اسلام کا اصول آزاد تجارت

اس کے برعکس اگر تجارت آزادانہ قیمت پہ ہو تو ہر تاجر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی امید ورجاء سے مال بازار میں لائے گا، کیونکہ جب وہی مال بازار میں دوسری جگہ ملتا ہے تو گھر رکھ کر ذخیرہ کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس طور پر بازار میں مال کی کثرت و فراوانی ہوگی۔ اب اگر زیادہ نفع کمانے کے لیے قیمت بڑھا کر باقی بازار سے مہنگا سودا بیچے تو لوگ اس سے خریدنا چھوڑ دیں گے۔ نتیجتہً زیادہ نفع کے لالچ میں تھوڑے سے بھی محروم ہو جائے گا اور اگر ذخیرہ کر کے رکھے تو مال کی بازار میں کثرت ہوگی۔ لوگ دوسری جگہ سے حاصل کر لیں گے اور اس کی ذخیرہ اندوزی خود اس کو نقصان دے گی۔ جب قیمت بڑھا کر یا ذخیرہ اندوزی کر کے مطلوبہ نفع حاصل نہ کر سکا تو یہ افراطِ زر کی ہوس کو پورا کرنے

کے لیے اور اپنی تجارت کو کامیاب بنانے کے لیے قیمت کو عام بازار کی سطح پر رکھ کر یا اس سے کم قیمت پر سودا بیچ کر زیادہ سے زیادہ گاہک پیدا کر کے ہی دکان کی مقبولیت وچلت کے ذریعے نفع حاصل کرنے پر مجبور ہوگا۔ چھوٹی ملکی منڈیوں سے لے کر بین الاقوامی منڈیوں تک یہی دیکھا گیا ہے اور دیکھا جارہا ہے کہ ایک دفعہ جس جنس کی قیمت کنٹرول ریٹ کے ذریعے متعین کر دی جاتی ہے تو آیندہ کے لیے قیمت اس سے آگے بڑھتی چلی جاتی ہے اس سے گرتی نہیں۔ اگر اس جنس کی دوسری فصل میں قیمت گرے تو گر سکتی ہے، مگر فصل رواں میں جو قیمت متعین ہو جاتی ہے آخر تک اس سے گرتی نہیں۔ بنابریں جب بھی کوئی جنس اس قانون کا نشانہ بنتی ہے تو تاجر سمجھ جاتا ہے کہ آیندہ اس کی قیمت میں اضافہ ہوگا کمی نہیں ہوگی تو ان کی فطرت میں پڑا ہوا حرص اس موقع کو غنیمت جان کر انگڑائی لیتا ہے اور اس آدمی کو سمجھاتا ہے کہ جو قیمت مقرر ہو چکی یہ تو کھڑی ہے یہ کہیں نہیں جا سکتی لہذا اس کو فی الوقت فروخت کر کے محدود نفع حاصل کرنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ اس کو سنبھال کر رکھ لو تاکہ اضافے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو۔ مرقاۃ میں حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں

ومن مفاسد التسعیر
تحریك الرغبات و
والحمل علی الامتناع
من البیع۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صہ ۹۵/ج۶)

ترجمہ: قیمتوں کے مقرر کرنے کی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ ہے اس سے (افراط زر) رغبتوں کو تحریک اور فروخت سے رکنے پر انگیخت ہوتی ہے۔

بلیک

صرف یہی نہیں کہ تاجر لوگ ذخیرہ کر کے اگلے اضافے کی انتظار میں رکھ لیتے ہیں بلکہ جب بازار میں اس جنس کی قلت ہو جاتی ہے اور جس قیمت پر بھی ہے لوگ اس کو حاصل کرنا غنیمت خیال کرنے لگتے ہیں تو یہ قوم دشمن، ذخیرہ اندوز تاجر اپنے بال و پر نکال کر چور بازاری اور بلیک مارکیٹ کا دروازہ کھولتا ہے اور لوگوں کی محتاجی وضرورت مندی سے فائدہ اٹھا کر منہ مانگے دام وصول کر کے اپنی تجوریاں بھرتا ہے۔

سمگلنگ

پھر بقول شاعر وہ زبان حال سے یہ کہتا ہوا آگے بڑھتا ہے: ؎

ہزار خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

افراط زر کی بیماری اور چور بازاری کی تجربہ کاری اس کو اس پہ صبر نہیں کرنے دیتی بلکہ اس کی چور بازاری کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ کئی شہروں اور علاقوں کو لپیٹ میں لیتا ہے۔ پھر اس سے بھی آگے گذر کر ملکی سرحدیں عبور کر کے اپنی چور بازاری کے رشتے غیر ممالک سے جوڑ کر جوہر دکھانے لگتا ہے۔ اس میں وہ جتنا زیادہ نفع دیکھتا ہے۔ سمگلنگ کا جذبہ تیز سے تیز تر ہوتا چلا جاتا ہے

ہر لحظہ جمال خود نوع دگر آرائی
شور دگر انگیزی شوق دگر افزائی

حتیٰ کہ اس کا دائرہ سمگلنگ اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ اس کے اکیلے کے بس کا نہیں رہتا تو فرد واحد سے معاملہ گذر کر سمگلروں کے گروہ پر پہونچتا ہے۔ پھر اس ایک گروہ کی منافع خوری اور دولت کی ریل پیل کو دیکھ کر دوسرے کئی گروہ سمگلنگ کا کاروبار شروع کر کے تکاثر (دنیا دافراط زر میں مقابلہ) کے میدان میں اتر کر ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کوشش میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

الھٰکم التکاثر ۝ حتیٰ
زرتم المقابر ۝

ترجمہ: تم کو دنیاوی مقابلہ نے ہلاک کر دیا حتیٰ کہ تم نے قبروں کی زیارت کی۔

مہنگائی و گرانی!

جب ملکی پیداوار کا کچھ حصّہ ذخیرہ اندوزی وبلیک کی نذر ہو گیا اور کچھ بیرون ملک سمگلنگ ہو گیا تو یہ ایک ایسی خطرناک دو دھاری تلوار ہے جو اشیائے صرف وضروریات زندگی میں قلت وگرانی پیدا کر کے غریب کی معاش اور اس کی معیشت کا ایسا خون کرے گی کہ اس کے لیے زمین پر جینا دو بھر ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ بعض تو زندگی سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود کر گرانی و قحط کا ماتم کرتے ہوئے ابدی نیند سو جائیں گے۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وکثیراما یؤدی الی القحط

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صہ ۹۵/ج۶

ترجمہ: "اکثر کنٹرول ریٹ قحط پیدا کرتے ہیں"

اگر آپ ذرا پیچھے مڑ کر ان بیان کردہ نقصانات پر دوبارہ نظر ڈالیں گے اور جن ممالک میں کنٹرول ریٹ نافذ ہے ان کا مطالعہ کریں گے تو پتہ چلے گا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اور جو جو نقصانات انحرافی دنیا کو قرآن سے انحراف کر کے یہ ممالک اٹھا رہے ہیں،

محمد یوسف ولی اللہی

انسانیت کی سب سے بڑی خدمت

اقتصادی بدحالی - اخلاقی گراوٹ اور مذہب بے زاری کا سب سے بڑا سبب ہے۔ مسلسل اقتصادی بدحالی گنہ گاری بلکہ کفر کی حد تک لے جاتی ہے۔ لہذا انسانیت کا سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ انسانیت کو افلاس سے نجات دلائی جائے اور جو عوامل بھی افلاس میں اضافے کا موجب بنتے ہوں ان کے خلاف جنگ کی جائے اور ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے تاکہ سسکتی ہوئی انسانیت کفر سے چھٹکارا حاصل کر سکے اور اخلاق کے اعلیٰ معیار پر پوری اتر سکے۔

اسی لیے اسلام (جو عادلانہ اور منصفانہ نظام زندگی ہے) میں سرمایہ دارانہ نظام کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ یہ نظام افلاس میں اضافہ کا سب سے بڑا سبب ہے۔ غریب کا استحصال کرتا ہے۔ احسن التقویم میں خلق کی ہوئی مخلوق کو اسفل سافلین کی سی زندگی گذارنے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی لیے ارتکاز دولت جو سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد ہے کی اسلام سختی سے ممانعت کرتا ہے، بلکہ دھمکی دیتا ہے کہ:

والذین یکنزون الذهب
والفضة ولا ینفقونها
فی سبیل اللّٰه فبشرهم
بعذابٍ الیم ۰ یوم یحمٰی
علیها فی نار جهنم فتکوی
بها جباههم وجنوبهم
وظهورهم هذا ما کنزتم
لانفسکم فذوقوا
ما کنتم تکنزون
(القرآن)

ترجمہ: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیں۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا، پس اس کا مزہ چکھو جو تم کرتے تھے۔"

سود جو ارتکاز دولت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کی حرمت قرآن اپنی سخت زبان میں یوں کرتا ہے:

یا ایها الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰه
وذروا ما بقی من الربٰو
ان کنتم مومنین ۰ فان
لم تفعلوا فاْذنوا بحرب
من اللّٰه و رسوله القرآن

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو باقی سود چھوڑ دو، اگر مومن ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد بھی سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کو ختم کرنا تھا۔ ایک یتیم جس کی جوانی مفلسی میں گزرتی ہے، جو فقر پر فخر کرتا ہے (الفقر وفخری الحدیث) ٹاٹ اور کھاٹ جس کے گھر کی سب سے بڑی زینت ہے۔ بدمست اُمراء بوجہ غربت جس کی لیڈرشپ ماننے سے انکاری ہیں وہ بڑھ کر سرمایہ دارانہ نظام کے علمبرداروں کی قبائیں نوچ ڈالتا ہے۔ قیصر و کسریٰ اس کے سامنے خاک چاٹنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور دنیا کے اندر ایک انقلاب رونما ہو جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ اسلام سرمایہ دارانہ نظام کا کسی طور پر متحمل نہیں خون آشام سرمایہ داری کو قبول کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں، بلکہ اس کی رگ جان پر چھری رکھتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام اور اسلامی نظام میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ دو متضاد راستے ہیں۔ اسلامی نظام کے ہوتے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام نہیں چل سکتا، بلکہ اس نظام کی تباہی ہی اسلام کی ابتدا ہے۔ بقول چوہدری افضل حقؒ:

> "سونے کے گڑوے میں آبِ زم زم
> ڈال دو، اگر پیندے میں چھید
> ہو گا تو پانی سب بہہ جائے گا،
> سرمایہ دارانہ نظام میں اسلام چھدا
> ہوا برتن ہے۔" (دین اسلام ص۲۵۵)

اسلام ایک منصفانہ اور عادلانہ اقتصادی نظام دیتا ہے۔ جس کی رو سے حقِ معیشت میں سب برابری کا درجہ رکھتے ہیں اور ہر

اس نظام کو ختم کرنا چاہتا ہے جو حق معیشت میں انسانیت کو برابری کا درجہ نہیں دیتا ہے

؎ حکم حق ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ
کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

لہٰذا انسانیت کو افلاس سے نجات دلانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر دیا جائے، ہر اس طبقہ کو جو سرمایہ دارانہ نظام کا ممد و معاون ہو اور اس کا ایجنٹ ہو، ہر اس عمل کو جس سے سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت پہونچتی ہو، یک سر مٹا دیا جائے، بلکہ جڑ سے اکھاڑ دیا جائے، ہر اس خوشۂ گندم کو جلا دیا جائے جو سرمایہ دارانہ نظام کی تقویت کا باعث بنتا ہو خواہ وہ علماء سُوء ہوں جو فاقوں کی ماری مخلوق کی صدائے درد انگیز اور چیخ و پکار کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے، بلکہ درپردہ سرمایہ دارانہ نظام کے ممد و معاون ہیں۔

ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی

اور خواہ وہ خود غریب طبقہ ہو جس کا اپنا ذہن سرمایہ دارانہ ہے یا جس کے عمل سے سرمایہ داریت کو تقویت پہونچتی ہے۔

"جس نے اپنی بے ہمتی کے باعث سوسائٹی میں اقتصادی امتیاز جاری رہنے دیا ہو گا وہ بھی ضرور سزا پائے گا۔ مت خیال کرو کہ صرف سرمایہ داروں کے پہلو ہی نارِ دوزخ سے داغے جائیں گے، سرمایہ داروں کے ہم نشین اور ایجنٹوں کے علاوہ غریب بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں ان کے عزم بے کسی کے آنسو بن کر آنکھوں میں آئے، کیوں نہ وہ گھن گرج کر اٹھے اور برق بن کر ان پر گرے جنہوں نے کسان اور مزدور کے دل کی مسرتوں کو زندگی کی اداسیوں میں بدل دیا تھا۔ کیا تمہیں خدا کا ڈر نہ تھا کہ امراء سے سہمے رہے۔ تمہاری ہر روز کی زندگی مستقل مصیبت کے سائے میں پلتی تھی، پھر بھی فاقہ کش اکٹھے ہو کر کیوں نہ اٹھے؟"

(دین اسلام ص۱۸۰)

؎ ڈھیر کر دو غریبو فلاکت زدو
قصرِ آمر کے اونچے در و بام کو
؎ غریبو سنبھل جاؤ خدا کے واسطے
ان کا دامن پھاڑ دو اپنی ردا کے واسطے

آج کے اس تاریک دور میں علماء حق انسانیت کو افلاس سے نجات دلانے کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے وقت اور حالات کے تقاضوں کو نہ سمجھا تو وہ انقلاب جو پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، جس طوفانی انقلاب سے پوری دنیا دوچار ہو چکی ہے ہم سب کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا اور بقول امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ:

"جس انقلاب کے سامنے بخارے کی مذہبیت نہ ٹھہری، ترکی کی سیاست نہ ٹھہری اس کے سامنے تم کیسے ٹھہر سکتے ہو۔ جب غریب کی جھونپڑی سے انقلاب اٹھتا ہے تو امیر کے محل کو بھی پیوست زمین کر کے جاتا ہے۔"

ترجمان اسلام میں
اشتہارات
دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ کنٹرول ریٹ

تو یہ اسی کنٹرول ریٹ کے شجرہ خبیثہ کے ثمر و برگ و بار ہیں جو ان کو اس شجرہ کے لگانے کے بعد سمیٹنے پڑ رہے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے، بلکہ کہا جاتا ہے کہ کنٹرول ریٹ تو ایک عالمی و بین الاقوامی قانون ہے۔ یہ کیسے غلط ہو سکتا ہے؟ یہ کہنے والا مغرب زدہ طبقہ ہے جو صرف اپنی ذہنی پستی، مغرب سے مرعوبیت اور اسلام سے بیزاری کی وجہ سے ایسا کہہ رہا ہے۔ ہم ان کی خدمت میں دست بستہ گذارش کریں گے کہ اپنے اندر بلند ذہنی اور بلندیٔ فکر کا جوہر پیدا کر کے مرعوبیت کی چادر اتار کر اپنے سینے میں خفتہ ضمیر کو بیدار کر کے آواز دے کر پوچھیے اس کا جواب تمہیں اپنے ضمیر کی جانب سے یہ ملے گا کہ اگر یہ عالمی قانون ہے تو اس کے مذکورہ بالا نقائص و نقصانات بھی ایک عالمی مشاہدہ و تجربہ ہے جس کو جھٹلانا دن دہاڑے سورج کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ اس وقت جو پوری دنیا صبح و شام کی بڑھتی ہوئی گرانی کا شکار ہے، تو ہمیں یہ دعوے کرنے میں کوئی حجاب نہیں کہ یہ اسلام کے اصول "آزاد تجارت" سے انحراف بلکہ اس سے ٹکراؤ کا نتیجہ ہے۔ اور خدا کی بے آواز لاٹھی ہے جو گرانی کی صورت میں پوری انحرافی دنیا پر برس رہی ہے اور ان کو خدا تعالیٰ کے قانون سے ٹکراؤ کی سزا چکھا رہی ہے اور انحراف کی بڑھتی ہوئی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کے برسنے کی رفتار بھی تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس طرح اگر حکومت کے اس قانون کو عقل اور عقل کے مشاہدات کی روشنی میں ناپ تول کر دیکھیں تو بھی یہ قانون باطل و غلط معلوم ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

رپورٹ: زاہد الراشدی

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی مکمل رپورٹ

امیر مرکزیہ حضرۃ درخواستی مدظلہٗ اور قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود مدظلہٗ کے خطابات

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال اور جماعتی تنظیمی امور پر غور و خوض کی غرض سے ۲۸، ۲۹ اپریل کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں طلب کیا گیا۔ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر نہایت اہم اور نازک مسائل زیر بحث آتے اور دور رس نتائج کے حامل اہم فیصلے کیے گئے۔ ۲۸/ اپریل کو صبح ۱۰ بجے اجلاس کا آغاز امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ کی صدارت میں ہوا۔ مولانا قاری محمد امین راولپنڈی کی تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت الامیر مدظلہٗ نے اجلاس کی غرض و غایت اور ایجنڈا کے مختلف امور پر اجمالی روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا:

جمعیۃ علماء اسلام میں ہر طبقہ کے مسلمان شامل ہیں۔ مشائخ، علماء، قراء، طلبہ، اصحاب ثروت، مزدور اور کسان جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر کام کر رہے ہیں اور جمعیۃ علماء اسلام ایک جامع جماعت ہے۔

حضرت الامیر نے فرمایا!

ملکی حالات سب پر واضح ہیں۔ اقتصادی طور پر عوام از حد پریشانی میں مبتلا ہیں، بے حیائی اور منکرات کا دور دورہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تمہارے نوجوان فاسق اور تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی؟ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ اور اس سے بھی زیادہ، جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے۔ صحابہؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ بات بھی ہوگی؟ فرمایا ہاں اور اس سے بھی زیادہ؛ اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھنے لگو گے۔

آج ہمارے ساتھ یہی صورت حال پیش آرہی ہے۔ شاعر کہتا ہے:

ان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ
وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اگر تو نہیں جانتا تو یہ ایک مصیبت ہے
اور اگر تو جانتا ہے تو یہ مصیبت اس سے بھی بڑی ہے

جس مقصد کے لیے پاکستان حاصل کیا گیا تھا وہ سب کو پتہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر اور اسلامی نظام کا وعدہ کر کے لوگوں کو ساتھ ملایا گیا تھا، لیکن آج اسلام دربدر پھر رہا ہے اور ظالموں کے ظلم و جبر کے خلاف فریاد کر رہا ہے۔

آپ علماء کرام ہیں۔ علم بہت بڑی دولت ہے۔ آپ لوگوں کو یہ نعمت مبارک ہو۔ لیکن ہر نعمت کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ کفران نعمت سے نعمت چھن جاتی ہے۔ علم کی نعمت سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لیے اس پر عمل کرنا اس کے وقار کو ملحوظ رکھنا اور اس کی خدمت کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛

لا تحلوا شعائر اللّٰہ

اللہ کے شعائر کی بے ادبی خود کرو نہ کسی کو کرنے دو۔ اگر شعائر اللہ کی بے ادبی ہوتے دیکھ کر خاموش رہے تو تم بھی بے ادبوں میں شمار کیے جاؤ گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے شعائر اللہ کے ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بیت اللہ، قرآن پاک اور نماز کا بھی ذکر کیا ہے آج ان شعائر کی بے حرمتی ہو رہی ہے، قرآن پاک کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ فجرِ اسلام کے نام سے فلمیں بنا کر بیت اللہ کی توہین کی جا رہی ہے۔ آج علماء کرام کو انقلابی سوچ پیدا کرنی چاہیے اور جو حکمران اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی شعائر کے تقدس کی حفاظت میں ناکام ہیں ان کی نااہلی سے قوم کو آگاہ کرنا چاہیے۔

امیر محترم مدظلہٗ نے فرمایا:

آج قریہ قریہ یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ مولوی کے پاس کوئی نظام نہیں ہے۔ وہ

تمہارے اقتصادی مسائل حل نہیں کر سکتا اس لیے جمعیۃ علماء اسلام کے تمام کارکنوں علماء اور خصوصاً ضلعی سطح کے امراء و نظماء کا فرض ہے کہ وہ عوام کے ساتھ رابطہ کی مہم چلائیں اور انہیں اس بات سے آگاہ کریں کہ تمہارے مسائل کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اس کے ساتھ جمعیۃ کی تنظیم کی طرف بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ دوسری جماعتوں کے ساتھ مجلس عمل اور متحدہ محاذ میں بھی ضرورت کے مطابق کام کریں، لیکن پہلے اپنی جماعت کو منظم کریں۔ اس سلسلہ میں سستی نہیں ہونی چاہیے۔

حضرت الامیر مدظلہٗ نے جماعتی امور میں مشاورت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

ہمارا نظام شورائی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد ہے:

و امرھم شوریٰ بینھم

اس میں خیر و برکت ہے، اس لیے ہر سطح پر مشورہ کا اہتمام ضروری ہے اور باہمی مشاورت کے بغیر کوئی کام نہیں ہونا چاہیے۔

آخر میں حضرت الامیر دامت برکاتہم نے اجلاس میں غور و خوض کے لیے ایجنڈا پیش فرمایا اور مختلف امور پر غور و خوض کے بعد پہلی نشست حضرت الامیر کی دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی۔

نماز ظہر کے بعد جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر محترم حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم کی زیر صدارت مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں منعقد ہوا جس میں متعدد امور پر غور و خوض کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ کے لیے صوبائی جمعیت کی طرف سے مندرجہ ذیل سفارشات منظور کی گئیں:

۱- مرکزی سطح پر شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا جائے۔

۲- دفتری نظام کو فعال بنایا جائے۔

۳- مرکزی شعبہ تبلیغ قائم کیا جائے۔

۴- انصار الاسلام کو منظم کیا جائے۔

۵- حضرت مفتی صاحب مدظلہ مختلف مقامات کے دوروں میں دوسرے فعال علماء کو بھی ساتھ رکھیں۔

۶- اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے عملی تحریک شروع کی جائے۔

۷- بیت المال کے نظام کو دستور کے مطابق مستحکم بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

۸- تحریک آزادی کی مستند اور جامع تاریخ مرتب کر کے تاریخ کو مسخ کرنے کی مذموم مساعی کا سد باب کیا جائے۔

اجلاس سے مولانا عبیداللہ انور مولانا نیاز احمد گیلانی، مولانا سعید احمد رائے پوری، عبدالمتین چوہدری، مرزا جانباز، شیخ محمد یعقوب اور دیگر حضرات نے خطاب کیا اور ایک قرارداد کے ذریعے حضرت مولانا مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے جج سے واقعہ کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

نماز عصر کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ کی دوسری نشست میں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب مدظلہٗ نے ملک کی سیاسی صورت حال اور جماعتی امور پر روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا:

جمعیۃ علماء اسلام آج بحمد اللہ اس مقام پر ہے کہ اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام باوجود اس کے مذہبی اور سیاسی جماعت کی حیثیت سے کام کر رہی تھی، لیکن سیاسی حلقے اسے ایک سیاسی جماعت کی حیثیت دینے پر تیار نہیں تھے۔ اور اسے مخصوص مکتب فکر کی نمایندہ جماعت سمجھا جاتا تھا۔ حالانکہ جمعیۃ علماء اسلام کے دستور کے مطابق ہر مسلمان کو خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو جمعیۃ میں شمولیت کی اجازت تھی اور ہمارے اکابر نے بھی اپنے مسلک پر نہایت پختگی کے باوجود سیاسی محاذ پر تمام مکاتب فکر کے ساتھ اشتراکِ عمل کیا تھا۔ جمعیۃ علماء ہند میں اہلحدیث مکتب فکر سے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ اور بریلوی مکتب فکر سے مولانا عبدالماجد بدایونیؒ، مولانا محمد میاں فاروقیؒ اور مولانا شاہد فاخریؒ شامل رہے ہیں۔ اور اختلاف مسلک کے باوجود ان حضرات نے جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم پر سیاسی کام کیا ہے۔

۵۶ء میں جب ملتان میں قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری قدس سرہ العزیز کی زیر صدارت علماء کنونشن منعقد کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے موجودہ دور کا آغاز کیا تھا تو بھی مختلف مسالک کے علماء کو دعوت دی گئی تھی۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سے بھی رابطہ کیا گیا تھا۔ اور مولانا داؤد غزنویؒ اور مولانا غلام اللہ خان اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری جمعیۃ کی مجلس عاملہ کے رکن منتخب کیے گئے تھے۔ اور ہم نے جمعیۃ کی رکنیت کے لیے جمعیۃ میں صرف یہ شرط لگائی تھی کہ جو شخص جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے متفق ہو کر اس کے نظم کے تحت چلنے کا عہد کرے وہ ۲۵ پیسے فیس رکنیت ادا کر کے جمعیۃ کا رکن بن سکتا ہے۔

دراصل ہمارا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جو قوتیں

بھی جس حد تک ہمارا ساتھ دے سکتی ہیں انہیں ساتھ ملا کر اس عظیم مقصد کے لیے جدوجہد کی جائے، لیکن بعد میں بعض حضرات کی تنگ نظری کے باعث جمعیۃ کا حلقہ محدود سے محدود تر ہوتا چلا گیا۔ اور جمعیۃ علما اسلام ایک مسلک سے تعلق رکھنے والے مخصوص سیاسی ذہن کے لوگوں کی جماعت بن کر رہ گئی۔

۶۲ء میں جب قومی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے مجھے مشرقی پاکستان جانے کا موقع ملا تو وہاں کے علماء سے بھی رابطہ قائم ہوا اور طویل جدوجہد کے بعد ۶۸ء میں مشرقی پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے بعد آل پاکستان سطح پر جمعیۃ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے بعد ایوب خان کے خلاف تحریک کے دنوں میں اپوزیشن پارٹیوں کی جمہوری مجلس عمل میں شمولیت کے بعد سے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف ملک میں ایک سیاسی جماعت کے طور پر ہوا۔ ہمیں اہم سیاسی اجلاسوں اور گول میز کانفرنس میں شرکت کر کے اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا موقع ملا اور اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آئے۔

پھر یحییٰ خان کے دور میں جمعیۃ نے ایک سیاسی جماعت کے طور پر ۷۰ء کے عام انتخابات میں حصہ لیا اور بے سروسامانی کے باوجود بلوچستان اور سرحد میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ہمارے کارکنوں نے انتھک اور مخلصانہ جدوجہد کی اور اگر انہیں ضروری وسائل میسر آجاتے تو مجھے یقین ہے کہ کم از کم بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آتی، لیکن اس کے باوجود ہماری پوزیشن مضبوط تھی۔ قومی اسمبلی میں بھی ہم نے معتدبہ سیٹیں لیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قومی سطح کی سیاسیات میں کسی بھی حلقے کے لیے ہمیں نظر انداز کرنا مشکل ہو گیا۔ ہم نے قومی سطح کے مذاکرات میں بھرپور حصہ لیا اور اپنی حد تک جمعیۃ کے مقاصد کے لیے کامیاب جدوجہد کی۔

اس کے بعد سرحد اور بلوچستان میں وزارت سازی کے لیے نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔ سرحد میں ہمارے ممبر ۴۲ میں سے ۵ تھے اس کے باوجود معاہدہ ہماری شرائط پر ہوا اور وزارتِ اعلیٰ بھی ہم نے حاصل کی اور یہ بات لائق تحسین ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے کمال تدبر اور فراست کے ساتھ اس مرحلہ پر مفید کام کیا اور جمعیۃ بین الاقوامی سطح پر متعارف ہوئی۔

اس ضمن میں ایک بات اور عرض کرنا ضروری ہے کہ مذہبی اور سیاسی محاذوں پر دوسرے مکاتب فکر سے اشتراک عمل، عقیدہ اور مسلک کا اتحاد نہیں ہوتا بلکہ مشترک مقاصد کے حصول کے لیے مشترکہ قوت کو جمع کر کے محاذ کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔ اب ہمارا جماعت اسلامی کے ساتھ سیاسی معاہدہ ہے، لیکن اس سے ہمارے عقائد میں کوئی فرق نہیں آیا۔ مودودی صاحب اور ان کے نظریات کے بارے میں ہمارا جو نظریہ پہلے تھا وہ اب بھی ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بریلوی حضرات سے جو اختلافات تھے وہ اب بھی بحالہ قائم ہیں۔ صرف مشترکہ مقاصد کے لیے اس حد تک اشتراک ہوا ہے کہ تمام قوتوں کو جمع کر کے ان مشترکہ مقاصد کو حاصل کر لیا جائے۔ ہمارا تعلق علماء دیوبند کثر اللہ جماعتہم سے ہے۔ ہمیں اکابر و اسلاف کے ساتھ اس تعلق پر فخر ہے اور ہم اپنے مسلک پر مضبوطی اور قوت کے ساتھ قائم ہیں، لیکن سیاسی کام کرنے کے لیے بہرحال کچھ وسعت پیدا کرنا پڑتی ہے۔

ہمارے اکابر نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور ہم ان کی پیروی کر رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے ملک کی سیاسی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے حکمران پارٹی کی پالیسیوں کو ہدفِ تنقید بنایا۔ آپ نے کہا بھٹو صاحب نے ۷۰ء کے انتخابات کے بعد جب یہ محسوس کیا کہ وہ اقتدار پر فائز نہیں ہو سکتے تو انہوں نے "اُدھر تم اِدھر ہم" کا نعرہ لگایا اور ایسے عملی اقدامات کیے جس سے ملک تقسیم ہو کر رہ گیا۔ پھر جب مغربی پاکستان میں برسرِ اقتدار آئے تو بلا شرکت غیرے اقتدار پر قابض رہنے کے لیے سرحد اور بلوچستان میں نیپ جمعیت کی اکثریت کو حکومتیں سپرد کرنے میں ٹال مٹول شروع کر دی۔ حتیٰ کہ خواتین کی نشستوں پر نیپ جمعیت کی کامیابی کے بعد مجبوراً انہیں ان دو صوبوں میں جمعیۃ علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کی اکثریت تسلیم کر کے حکومتیں ان کے سپرد کرنا پڑیں، لیکن اس کے بعد بھی سازشیں ترک نہ کیں اور صوبائی حکومتوں کو مختلف حیلوں، بہانوں سے ناکام بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ بالآخر لس بیلہ اور پٹ فیڈر میں سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق فسادات کرائے گئے اور جب سردار عطاء اللہ مینگل نے حالات پر قابو پانے کے لیے مرکز سے ملیشیا فورس کی درخواست کی تو انہیں اجازت نہ دی گئی جس پر مجبوراً مینگل کو اپنے قبیلہ کے جوانوں میں اسلحہ تقسیم کر کے حالات کو کنٹرول کرنا پڑا جسے یہ عنوان دیا گیا کہ سردار عطاء اللہ نے اپنی الگ فوج بنالی تھی اور ان بے بنیاد بہانوں سے بلوچستان کی وزارت برطرف کر دی گئی اور سرحد کی

وزارت نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔

اس کے بعد دونوں صوبوں پر گورنر راج نافذ کر دیا گیا، ممبروں کے ضمیر خریدے گئے۔ جبر و تشدد سے کام لیا گیا۔ بلوچستان پر فوج کشی کی گئی اور دونوں صوبوں کے محب وطن عوام اور سیاسی کارکنوں پر وحشیانہ تشدد کر کے قیامت صغریٰ برپا کر دی گئی۔ شیر پاؤ مرحوم بھی اسی تشدد کی سیاست کا شکار ہوئے اور اس طرح سیاسی مخالفوں کو ختم کرنے کا ایک اور عنوان تلاش کر لیا گیا، نیپ خلاف قانون قرار دے دی گئی، ہزاروں کارکن گرفتار کر لیے گئے۔ عوام کے منتخب کردہ ارکان اسمبلی جیلوں میں ٹھونس دیے گئے۔ چونکہ یہ مسئلہ اب سپریم کورٹ میں ہے، اس لیے اس پر کچھ کہنا مناسب نہیں ورنہ زیادہ تفصیل سے عرض کرتا۔

اور اب بلوچستان اور سرحد پر اپنے پنجے مضبوط کرنے کے بعد بھٹو صاحب نے آزاد کشمیر کا رخ کیا ہے اور کشمیری عوام کے منتخب کردہ صدر سردار عبدالقیوم کو جبراً اقتدار سے الگ کر دیا گیا۔ سردار عبدالقیوم کا قصور یہ ہے کہ اس نے سب سے پہلے قادیانیوں کے خلاف قرارداد منظور کی اور اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کے لیے عملی اقدامات کا آغاز کیا۔ اس پر حکمران پارٹی بہت سیخ پا ہوئی۔ ایک مرکزی وزیر نے مجھ سے کہا کہ سردار عبدالقیوم خان پاگل ہو گیا ہے۔ اس کو سمجھاؤ کہ ایسے اقدامات نہ کرے۔

بھٹو صاحب نے آزاد کشمیر کی حیثیت کو ختم کر کے اسے پاکستان کا صوبہ بنانے کی بات چلائی تاکہ مسئلہ کشمیر کو عملاً ختم کر دیا جاتے، مگر اپوزیشن کی مؤثر مزاحمت نے بھٹو کے قدم روک دیے پھر کشمیر کونسل قائم کر کے یہ مقاصد بالواسطہ حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن ہم نے واضح کر دیا کہ ہم آزاد کشمیر کی موجودہ حیثیت میں کوئی تبدیلی گوارہ نہیں کریں گے، کیونکہ بین الاقوامی طور پر یہ بات تسلیم کی جا چکی ہے اور سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق ہندوستان اور پاکستان پابند ہیں کہ کشمیر کے عوام کو آزادانہ رائے شماری کر کے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے اور آزاد کشمیر کی موجودہ حیثیت ختم کر کے اسے پاکستان کا بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ بنانے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا کہ ہندوستان کی طرح پاکستان بھی بین الاقوامی وعدوں سے دستبردار ہو گیا ہے اور مسئلہ کشمیر عملاً ختم کر دیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے متحدہ جمہوری محاذ کے پلیٹ فارم پر آزاد کشمیر کے عام انتخابات میں مسلم کانفرنس اور سردار عبدالقیوم کی بھرپور حمایت کا فیصلہ کیا ہے اور ہمارے خیال میں یہ انتخابات امتحانی انتخابات ہیں جن میں یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا آزاد کشمیر کی موجودہ حیثیت کو ختم کر کے مسئلہ کشمیر کو دفن کر دیا جائے یا بھٹو کی اس پالیسی کو شکست دے کر مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھا جائے اس لیے آزاد کشمیر کے عوام کو سوچ سمجھ کر اپنا ووٹ استعمال کرنا ہوگا، کیونکہ اس ووٹ کے ذریعے ہی وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔

مفتی صاحب نے فرمایا:

دراصل یوں محسوس ہوتا ہے کہ شملہ کانفرنس میں کشمیر کے بارے میں کوئی خفیہ سمجھوتہ ہو گیا تھا اور اب بھٹو صاحب درپردہ اس کی تکمیل کے اقدامات کے ساتھ ساتھ ہڑتالوں اور بیانات کے ذریعہ اس پر پردہ ڈالنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ آزاد کشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کے نام سے جماعت کا قیام، وہاں پاکستان فیڈرل سیکورٹی فورس کا استعمال اور اس کی سنگینوں کے سائے میں جمہوری حکومت کی برطرفی اور وزیر اعظم پاکستان کی سربراہی میں آزاد کشمیر کی فل پاور سپریم کونسل کا قیام اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں، لیکن ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر کو ختم کرنے اور آزاد کشمیر کی حیثیت کو ختم کرنے کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا؟

مفتی صاحب نے کہا کہ:

بلوچستان سرحد اور آزاد کشمیر کے بعد اب سندھ کی طرف دیکھیے، وہاں خود حکمران پارٹی کی سرپرستی میں "سندھو دیش" کی تحریک چل رہی ہے۔ سندھو دیش پر دھڑا دھڑ کتابیں چھپ رہی ہیں بیسیوں پرچے ڈیکلریشن کے بغیر چھپ رہے ہیں، اور منظم طریقے سے اس منصوبے کے لیے کام ہو رہا ہے، لیکن ہماری حکومت اس پر قابو پانے کی بجائے پختونستان کے مفروضہ سٹنٹ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ حالانکہ پختونستان کی کسی تحریک کا ملک کے اندر وجود نہیں اور حکومت کا پروپیگنڈہ صرف "سندھو دیش" کی سازش پر پردہ ڈالنے کی غرض سے کر رہی ہے۔

پنجاب میں بھی سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کا عمل جاری ہے۔ مختصر مدت میں تین گورنر اور تین وزیر اعلیٰ تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور ابھی مزید تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ سیاسی کارکنوں پر وحشیانہ تشدد کیا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو ننگا کر کے پیٹا گیا ہے۔ مولانا شمس الدینؒ، خواجہ رفیقؒ، ڈاکٹر نذیرؒ، نواب احمد خان، جاوید نذیر، عبدالصمد خان اچکزئی اور دیگر سیاسی رہنماؤں کو قتل کیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود

اپوزیشن پارٹیوں کے جیالے کارکن اپنی جد وجہد میں مصروف ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس وحشیانہ دور میں حزبِ اختلاف کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا ہی بہت بڑا جہاد ہے۔

مفتی صاحب نے اسمبلیوں کے بائیکاٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

ہم نے فروری کی ابتدا میں حکمران پارٹی کے بعض اقدامات کے خلاف احتجاج کے طور پر قومی اسمبلی کا بائیکاٹ کیا تھا۔ ہمیں شکایت تھی کہ حزب اختلاف کی طرف سے پیش کردہ سوالات اور تحریکات کو ایوان میں پیش کرنے کی بجائے سپیکر کے چیمبر میں ہی مسترد کر دیا جاتا ہے اور اسمبلی کے ایجنڈا کے بارے میں حزب اختلاف کو بروقت آگاہ نہیں کیا جاتا۔ اپوزیشن ارکان کو تقاریر کے لیے ان کے حق کے مطابق وقت نہیں دیا جاتا۔

۶ / فروری کو حکمران پارٹی سے مذاکرات کے بعد ہمارا معاہدہ ہوا کہ ایجنڈا کے بارے میں اپوزیشن سے مشورہ کیا جائیگا سوالات اور تحریکات کو چیمبر میں مسترد نہیں کیا جائے گا۔ اور اپوزیشن ارکان کو بولنے کا پورا موقع دیا جائے گا، اسمبلی کے گرفتار شدہ ارکان کو کارروائی میں حصہ لینے کا موقع دینے کے سوال پر بھی غور وخوض کا وعدہ کیا گیا۔ اس معاہدے کا اعلان اسمبلی میں کیا گیا اور اسمبلی نے اس کی توثیق کی، لیکن اس معاہدے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ اسمبلی کے مزید ارکان کو گرفتار کر لیا گیا اور پھر اپوزیشن سے مشورہ کیے بغیر ایک ترمیمی بل پیش کر دیا گیا جس کے تحت اسمبلی کے ارکان کو اس حق سے محروم کر دیا گیا کہ انہیں اسمبلی کے اجلاس سے ۱۴ دن قبل یا اجلاس کے دوران گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے معاہدہ کی خلاف ورزی پر احتجاج کیا، لیکن کوئی بات نہ مانی گئی جس پر ہم نے اسمبلی کے رواں اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ یہ بائیکاٹ اسی سیشن کے لیے تھا۔ آیندہ اجلاس کا اعلان ہونے کے بعد حزب اختلاف دوبارہ بیٹھ کر اس بارے میں فیصلہ کرے گی۔

آخر میں مفتی صاحب نے ملک کی اقتصادی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ:

آج ملک اقتصادی بحران کا شکار ہے، ملک کا خزانہ خالی ہے۔ سیلاب اور زلزلہ کے نام سے بھیک مانگ کر گذارہ چلایا جا رہا ہے۔

اشیائے صرف کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور عوام کی قوت خرید جواب دے چکی ہے، گندم کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے، ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے، کیونکہ کاشت کے اخراجات بہت زیادہ ہو چکے ہیں، لیکن دوسری حکومتیں اناج خرید کر اسے سستے داموں عوام پر بیچتی ہیں اور باقی تاوان خود بھرتی ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ عوام کو اشیائے صرف ان کی قوت خرید کے مطابق قیمتوں پر ملنی چاہئیں۔ گھی کے کارخانے حکومت نے تحویل میں لیے تھے اور کہا تھا کہ یہ اس لیے تاکہ کارخانہ دار قیمتوں میں اضافہ نہ کر سکیں، لیکن اُس وقت گھی ۴½ روپے سیر تھا جب کہ آج ۹ روپے سیر ہے۔

غرضیکہ ہر معاملے میں حکومت کی پالیسیاں اس کی ناکامی کا ثبوت ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں کوئی نظام نہیں۔ ون مین گورنمنٹ قائم ہو چکی ہے اور جو کچھ اس کے دل میں آتا ہے بلا روک ٹوک کیے جا رہا ہے اور ملک قدم بہ قدم تباہی کے کنارے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی لیے آپ حضرات گہرے غور وخوض کے ساتھ ان امور کا جائزہ لیں اور ایسا لائحہ عمل طے کریں کہ جمعیۃ علماء اسلام ان مسائل کو حل کرنے اور ظلم وجبر کو شکست دینے کے لیے روایتی کردار ادا کر سکے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کی تیسری نشست عشاء کے بعد ہوئی جس میں صوبائی جمعیۃ کی پیش کردہ تجاویز زیر بحث آئیں۔ چوتھی نشست ۲۹ / اپریل کو صبح ۸ / بجے ہوئی جس میں ایجنڈا کے باقی امور پر غور وخوض کیا گیا اور ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارے میں شائع شدہ اہم فیصلے کیے گئے۔

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے قلم سے

سفرنامہ شیخ الہند رح

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ کا سفرنامہ حجاز ومصر، اسارتِ مالٹا کی ولولہ انگیز روداد، حکومتِ برطانیہ کے خلاف جہادِ آزادی کی ایمان افروز سرگزشت، اسیرِ مالٹا کے صبر وثبات اور عزم واستقلال کی زندۂ جاوید داستان، شیخ الہند کی انقلاب آفریں شخصیت اور حریتِ دین ووطن کا مستند تذکرہ، تاریخ آزادی برصغیر کا درخشاں باب، اسلامی سیاست وفراست اور عزیمت واستقامت کا عظیم المثال مرقع،

مکتبہ محمودیہ
جامعہ مدنیہ
کریم پارک
لاہور

دعاءِ صحت کی اپیل

علاقہ کے مقتدر عالم اور عظیم ملی ومذہبی رہنما قطب الاقطاب محترم جناب حضرت خلیفہ صاحب سید علی شاہ خلیفہ مجاز خانقاہ یٰسین زئی شریف آف کٹا خیل ڈیرہ اسماعیل خان ان دنوں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عوام سے دعاء صحت کی اپیل ہے۔ = عبدالمالک شاہ سعید محمد قریشی

حال پشاور

اہم قراردادیں

جو

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پاس کی گئیں

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک کی عمومی سیاسی صورت حال پر گہرے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ موجودہ حکمران پارٹی کی غلط پالیسیوں کے باعث ملک عزیز پاکستان سیاسی اور اقتصادی تباہی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ملک کے تمام محب وطن حلقوں کا یہ فرض ہے کہ ملک کی تباہی کے درپے ظالم ہاتھ کو پکڑ کر وطن عزیز کی سالمیت کو مجروح ہونے سے بچائیں۔

یہ اجلاس اس امر کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ موجودہ حکومت نے آئین اور قانون کے تقدس کو بری طرح پامال کرکے ایک شخص کو ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا رکھا ہے اور وہ شخص آئین، قانون اور اخلاق کی پرواہ کیے بغیر من مانی کر رہا ہے۔ اس حکومت نے ملک بھر کے عوام کو جمہوری و سیاسی حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ اور ڈی۔پی۔آر کے اندھا دھند استعمال نے عمل کو معطل کر دیا ہے۔ شہری آزادیاں سلب کر لی گئیں ہیں۔ سیاسی کارکنوں پر تشدد اور بے بنیاد مقدمات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ ریڈیو، ٹی۔ وی اور سرکاری اخبارات حقائق کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک شخص کی قصیدہ گوئی اور محب وطن سیاستدانوں کی کردار کشی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ سرکاری خزانہ وزیر اعظم کے جلسوں جلوسوں اور استقبالیوں پر بے تحاشہ لٹایا جا رہا ہے، بلوچستان اور سرحد میں عوام کے انتخابی فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے مصنوعی اکثریت کے ذریعہ کٹھ پتلی حکومتیں مسلّط کر دی گئیں ہیں دونوں صوبوں میں فوج فیڈرل فورس اور پولیس کے ذریعے سیاسی کارکنوں اور عوام کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اب آزاد کشمیر میں فیڈرل سیکورٹی فورس کی سنگینوں کے سائے میں عوام کے منتخب صدر سردار عبد القیوم خان کو جبراً اقتدار سے الگ کر دیا گیا۔

دوسری طرف موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں نے ملک کے لیے اقتصادی تباہی کا در بھی وا کر دیا ہے۔ ان لوگوں کی عیاشیوں اور بے پناہ اخراجات کے باعث ملک کا خزانہ خالی ہو چکا ہے۔ اشیائے صرف کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ نے عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اور محدود آمدنی والے غریب عوام کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے۔

علاوہ ازیں صوبہ سندھ میں حکومت کے زیر سایہ سندھو دیش کی تحریک پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے، لیکن حکومت اس پر قابو پانے کی بجائے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے اور عوام کی توجہ اس طرف سے ہٹانے کے لیے پختونستان کے مفروضہ سٹنٹ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ میں مصروف ہے۔

ان حالات میں اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ موجودہ حکومت، ملکی سالمیت کے تحفظ، آئین و قانون کی عملداری اور عوامی مسائل حل کرنے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ اس لیے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکمران پارٹی بلا تاخیر اقتدار سپریم کورٹ کے حوالے کر دے اور سپریم کورٹ کی نگرانی میں عام انتخابات کرا کے مخلص اور اہل قیادت کو آگے آنے کا موقع دیا جائے۔

۷ ستمبر کے فیصلے پر عمل کیا جائے

قرارداد نمبر (۲)

یہ اجلاس قادیانیوں کے بارے میں قومی اسمبلی کے فیصلہ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں حکومت کی ٹال مٹول کی پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور اس امر پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ اسمبلی کے فیصلہ پر عمل کے لیے حکومت نے ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ جب کہ قادیانی گروہ کھلم کھلا اس فیصلہ کی مخالفت کر کے آئین کی دفعات

باقی ص۲۳ پہ

کا مذاق اڑا رہا ہے۔

قادیانیوں کی تبلیغ، مسلم آزار لٹریچر اور سازشی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں اور وہ غیر مسلم قرار دیے جانے کے باوجود اسلامی شعائر نماز، مسجد اور اصطلاحات امیر المومنین ام المومنین وغیرہ کو بلا روک ٹوک استعمال کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کی بجائے ان کو مزید ترقیاں دی جا رہی ہیں۔ ان کی نیم فوجی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور فرقان فورس پہ کوئی قدغن نہیں لگائی گئی اور عملاً ۷ ستمبر سے قبل والی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

اس لیے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلہ پر جلد از جلد عملدرآمد کیا جائے اور اس کے تمام آئینی و قانونی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ ورنہ اس کے تاخیری حربوں کے باعث اگر ملک کے حالات میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی تو اس کی ذمہ داری خود حکومت پر ہو گی۔

دینی مدارس کی ہر قیمت حفاظت کی جائے گی۔

قرارداد نمبر ۳

یہ اجلاس دینی مدارس کو حکومت کی تحویل میں لینے کی تجویز کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس سلسلہ میں حکومت کی مبہم وضاحت پر قطعی عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

دینی مدارس نے ملک میں قرآن و سنت اور دیگر اسلامی علوم اور اسلامی اقدار و روایات اور معاشرت کے تحفظ کے سلسلہ میں جو نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ لائق صد تحسین ہیں اور ان مدارس کو حکومت کی تحویل میں لینے کا مقصد اسلامی علوم کے تحفظ کے اس نظام کو ختم کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ اس لیے یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کے ہر اقدام کی پرزور مزاحمت کی جائے گی اور پوری قوت کے ساتھ مدارس کے تقدس اور آزادی کی حفاظت کی جائے گی۔

فوجیں واپس بلائی جائیں

قرارداد نمبر ۴

یہ اجلاس بلوچستان اور سرحد میں حکومت کے جابرانہ اور غیر انسانی نظام کی سخت مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان سے فوجوں کو فوراً بیرکوں میں واپس بلایا جائے۔

مسئلہ کشمیر ختم کرنے کی سازش

قرارداد نمبر ۵

یہ اجلاس آزاد کشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کے قیام کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ خدشہ محسوس کرتا ہے کہ شملہ کانفرنس میں کشمیر کا سودا کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا ہے۔ تو یہ اجلاس اس کی سخت مذمت کرتا ہے اور واضح کر دینا چاہتا ہے کہ ایسی کسی سازش کو برداشت نہیں کیا جائے اور جمعیۃ سر دھڑ کی بازی لگا کر کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلا کر رہے گی۔

قائدِ جمعیۃ پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

قرارداد نمبر ۶

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس قائدِ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر سجاول سندھ میں قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اپوزیشن کو طاقت کے ذریعے کچلنے کے سوچے سمجھے منصوبے کا ایک اہم حصہ قرار دیتا ہے اور حکومت کو خبردار کرتا ہے کہ وہ گولی اور تشدد کی سیاست ترک کر کے آئین اور جمہوری اقدار کے مطابق ملک کا نظام چلائے، ورنہ اس کے سنگین نتائج کی ذمہ داری خود اس پر ہو گی۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مفتی صاحب پر حملہ کی ہائی کورٹ کے جج کے ذریعہ تحقیقات کرا کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مقدمات واپس لیے جائیں

قرارداد نمبر ۷

یہ اجلاس اس امر پر شدید حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ وزیراعظم بھٹو کی طرف سے واضح ہدایات و اعلانات کے باوجود تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کے خلاف درج شدہ مقدمات کو واپس نہیں لیا گیا۔ اور مختلف بہانوں سے اس سوال کو ٹالا جا رہا ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے دوران تحریک کے کارکنوں کے خلاف درج شدہ تمام تر مقدمات فی الفور واپس لیے جائیں۔

امریکی فلم کی مذمت

قرارداد نمبر ۸

یہ اجلاس "محمدؐ پیغمبر خدا"، کے نام سے بننے والی امریکی فلم کی شدید مذمت کرتا ہے جس میں فلمی ایکٹروں نے صحابۂ کرام رضوان اللہ

محمد فاروق قریشی

چھتیس طالب علموں کی جمعیۃ طلبا اسلام میں شمولیت!!

صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ طبیہ کالج لاہور جناب محمد سلیم خان گنڈا پور نے جمعیۃ طلبار اسلام میں شمولیت کا اعلان کردیا ان کے علاوہ کالج مذکور کے دیگر طالب علموں جناب ذوالفقار علی ، محمد اقبال خان بلوچ محمد یعقوب ، سجاد احمد خان ، حبیب الرحمٰن خان ، تاج محمد خان ، کفایت اللہ ، محمد اختر خان ، خان مہر خان ، محمد ایوب عاصی ، محمد شریف ، عبدالحفیظ ورک (یہ پہلے اسلامی جمعیت طلبہ میں تھے) صاحب داد خان ، محمد اسماعیل کھچی ، محمد لیسین چاولہ ، عبدالمنان خان ، حبیب الرحمٰن ، زاہد حسین اور تاج محمد خان بھی جمعیۃ طلبار اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

انہوں نے علمار حق کی رہنمائی میں آخری دم تک کام کرنے کا عزم بھی کیا۔

گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ لعل عیسن کے مشہور طالب علم اور اسلامی جمعیت طلبہ کے سابق کارکن جناب اسحاق احمد خان نے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلبار اسلام میں شمولیت کا اعلان کردیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ طلبار کی واحد جماعت ہے جو علمار حق کی رہنمائی میں طلبار کی معقول ترجمانی کر رہی ہے۔

ضلع بہاول نگر این۔ ایس۔ او کے ضلعی آرگنائزر جناب احمد حسن علوی نے جمعیۃ طلبار اسلام میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ این۔ایس۔او کے خیالات اور عقاید گمراہ کن ہیں۔

انتخابات

پنج گرائیں ضلع میانوالی

صدر : جناب محمد یعقوب
نائب صدر : ،، محمد علی درڈ
،، ،، ،، ابوطاہر
ناظم عمومی : ،، مختار احمد
ناظم : ،، محمد یونس
،، ،، محمد ادریس
ناظم نشرواشاعت ،، سعید احمد
خازن : ،، محمد شبیر

چترال

صدر : جناب محمد سرفراز
نائب صدر : ،، عبدالقدیم
ناظم عمومی : ،، فیض اللہ
ناظم : ،، ولی اللہ
ناظم نشریات ،، خواجہ عبدالحکیم
خازن : ،، حبیب الرحمٰن

جمن شاہ ضلع مظفر گڑھ

صدر : جناب حافظ عبدالرحمٰن
نائب صدر : ،، قاضی حفیظ اللہ
ناظم عمومی : ،، حافظ محمد عبداللہ
ناظم : جناب اللہ وسایا
ناظم نشریات ،، بشیر احمد
خازن : ،، غلام محمد

منچن آباد

صدر : جناب محمد منشا شاہد
نائب صدر : ،، حافظ محمد اقبال ندیم
ناظم عمومی : ،، عبدالرحمٰن
ناظم : ،، حافظ عبدالقیوم
ناظم نشریات : ،، محمد ارشد انجم
خازن : ،، محمد بلال

گگھڑ مدرسہ قاری کلاس

صدر : جناب محمد شریف
ناظم عمومی : ،، عبدالحق صاحب بشیر
ناظم نشریات : ،، محمد رفیق
خازن : ،، عبدالصمد

ھنگو

صدر : جناب محمد شریف پراچہ
نائب صدر : ،، عزیز الرحمٰن
،، ،، ،، عبدالرحمٰن
ناظم عمومی : ،، محمد امین جان فاروقی
ناظم : ،، سیف الاسلام
،، ،، گل واحد
ناظم نشریات : ،، اورنگ زیب خان
خازن : ،، یار بادشاہ

ڈرب مہر شاہ (خیرپور سندھ)

صدر : جناب غوث محمد دلتی بلوچ
نائب صدر : 〃 عبداللطیف شیخ
ناظم عمومی : 〃 احمد الدین شیخ
ناظم : 〃 عبداللہ شیخ
ناظم نشریات : 〃 محمد ہارون شیخ
خازن : 〃 عبدالقادر شیخ

افتتاح

جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ مصطفیٰ آباد (دھرمپورہ) لاہور کے دفتر کا افتتاح سید مطلوب علی زیدی مرکزی ناظم عمومی نے کیا۔ اس موقع پر جناب حفیظ بٹ صدر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور بھی موجود تھے سید مطلوب علی زیدی نے طلباءؑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسلامی نظام کے لیے اپنی جد و جہد جاری رکھیں

سندھ

مولانا غلام قادر صاحب کی سرپرستی میں جناب عبدالسمیع صاحب نائب صدر صوبہ سندھ نے تین اضلاع کا تنظیمی دورہ کیا۔ یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ نیز ہر ماہ ایک ضلع میں تربیتی میٹنگ منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

مولانا غلام قادر صاحب، جناب ابو محمد صاحب اور جناب محمد اقبال شیخ صاحب ناظم عمومی صوبہ سندھ طلباء کی تربیت کیا کریں گے۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

کے صدر رانا شمشاد علی خان نے منچن آباد ضلع بہاول نگر میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لیے پہلے سامراجی اور صیہونی طاقتوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام اس ملک میں عدل وانصاف پر مبنی ایک معاشرہ کا قیام اور اسلامی نظام تعلیم چاہتی ہے۔ اس کے لیے ہم کامیابی تک جد و جہد جاری رکھیں گے۔

جناب ندیم اقبال اعوان نائب صدر صوبہ پنجاب نے موجودہ ملکی صورت حال پر اظہار تشویش کیا۔

اجلاس سے محمد منشا صاحب شاہد نے بھی خطاب کیا اور قائدین کو ان کی ہدایات کے مطابق کام کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

حضرت مولانا مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر قاتلانہ حملہ کی مذمت ملک کے تمام طول و عرض سے کی جا رہی ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی مندرجہ ذیل شاخوں نے ہمیں مذمت کے مزید بیانات بھیجے ہیں۔

حافظ آباد، منچن آباد، پنوعاقل ضلع خیرپور، پریالو، دھاریجہ، گاڑھی مورو شالاہانی، خیرپور شہر، کولاب جبیل، پیر جو گوٹھ (سندھ) چشتیاں، بہاول نگر گورنمنٹ سٹرینگ سنٹر نشتر آباد پشاور

جواں سال موت

جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان کے خازن جناب خورشید احمد راہی دائمی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ جمعیۃ طلباء اسلام مخدوم پور پہوڑاں کے ساتھیوں، مرحوم کے والدین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہدایات

۱۔ ترجمان اسلام میں اشاعت کے لیے صرف تنظیمی امور پر مشتمل یا انتخابات کی خبریں ہی ارسال کیا کریں۔ پتہ درج ذیل ہے۔

مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام
۵۶۔ میکلوڈ روڈ، لاہور

براہ راست ادارہ ترجمان اسلام کو نہ بھیجا کریں۔ ورنہ اشاعت نہ ہو سکے گی۔

دیگر جماعتی خبریں اور بیانات وغیرہ اخبارات میں دیا کریں۔

۲۔ مرکزی دفتر میں بھیجی جانے والی رقوم مرکزی خازن جناب میاں محمد عارف صاحب کے نام دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۵۶۔ میکلوڈ روڈ کے پتہ پر ارسال کیا کریں۔

سید مطلوب علی زیدی
ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

صوبائی کنونشن (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حیدرآباد میں ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ سندھ کا کنونشن ۱۴ / ۱۵ جون ۱۹۷۵ء کو کراچی میں ہوگا۔ صوبہ سندھ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ زور شور سے صوبائی کنونشن کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں کنونشن میں شرکت کریں۔ پروگرام کے مطابق صوبہ سندھ کے ضلعی کنونشنز ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء تک ختم ہو جائیں

قمر ہاشمی

مولانا غلام ربانی کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کر لی گئی

مولانا کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے قائدِ جمعیۃ پر قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کیا تھا

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے سینئر نائب امیر مولانا غلام ربانی کی ضمانت قبل از گرفتاری سیشن جج رحیم یار خاں نے منظور کر لی ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ جمعۃ المبارک کو مولانا موصوف نے قائدِ حزبِ اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب ایم۔ این۔ اے پر قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاجی تقریر کی تھی جس پر مقامی پولیس نے دفعہ 16 الف کے تحت مقدمہ کا اندراج کر لیا تھا۔ ادھر ضلع رحیم یار خاں جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفٰی چودھری، جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے سالار مولانا حماد اللہ شفیق جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے رہنما مولانا شفیق الرحمان درخواستی نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا موصوف پر مقدمہ کے اندراج کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں ڈپٹی کمشنر کا اشارہ ہے اور ڈپٹی کمشنر کا فی الفور تبادلہ کیا جائے۔

آزاد کشمیر کی صورتِ حال

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم نشر و اشاعت جناب زاہد الراشدی نے آزاد کشمیر کے چار روزہ دورہ سے واپسی پر آزاد کشمیر کی صورت حال بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدارت سے سردار عبد القیوم کی جبری برطرفی اور متحدہ جمہوری محاذ کی طرف سے مسلم کانفرنس کی حمایت کے اعلان کے بعد مسلم کانفرنس کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گئی ہے۔ اور اگر دھاندلی سے کام نہ لیا گیا تو مسلم کانفرنس بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گی۔ آپ نے کہا آزاد کشمیر کی حکومت خوف و ہراس کی فضا قائم کر کے انتخابات پر اثر انداز ہو رہی ہے اور پاکستان کے راہ نماؤں کو کشمیری عوام سے رابطہ قائم کرنے کے حق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

میرپور میں متحدہ جمہوری محاذ کے راہ نماؤں کے دورہ کے پروگرام کو عمداً سبوتاژ کیا گیا۔ مظفر آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے راہ نما مولانا منظور احمد چنیوٹی، جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کے امیر مولانا محمد فیروز خان اور شاعرِ اسلام الحاج سید امین گیلانی اڈہ کی جامع مسجد میں خطابِ عام کر رہے تھے کہ P.P.P کے غنڈوں نے ہلڑ بازی کر کے جلسہ کو درہم برہم کر دیا اور پولیس نے غنڈوں کا محاسبہ کرنے کی بجائے مولانا چنیوٹی اور مولانا فیروز خاں اور ان کے رفقاء عبد اللہ شاہ، حق نواز آزاد اور پیر زاہد کو گرفتار کر لیا اور انہیں کچھ دیر تھانہ میں رکھنے کے بعد جیپ میں بٹھا کر مانسہرہ ضلع ہزارہ سے تیرہ میل دور ایک پہاڑی پر لے جا کر رات کے تین بجے چھوڑ دیا اور وہاں سے یہ حضرات پیدل چل کر مانسہرہ پہنچے۔

آپ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ آزاد کشمیر کے انتخابات کو دھاندلیوں سے پاک رکھنے کے لیے مناسب اور مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

رکنیت بحال کر دی گئی

قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود اور مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے حکم پر مورخہ $\frac{5}{75}$ 7 کو ڈیرہ غازیخاں، جمعیت علماء اسلام کے بعض کارکنوں کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کے لیے گیا۔

مولانا غلام محمد امیر ضلع، حاجی غلام قاسم خاں امیر شہر اور مولوی شاہ محمد خاں ترابی اور عبد الرزاق خاں کے ساتھ گفتگو کی، بعد میں متفقہ طور پر طے پایا کہ مولوی شاہ محمد خاں ترابی اور عبد الرزاق خاں کی رکنیت بحال کر دی جائے اور وہ آئندہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے باقاعدہ رکن ہوں گے۔ اور اپنے مقامی بزرگوں مولانا غلام محمد صاحب اور خاں غلام قاسم خان صاحب کے مشورہ کے ساتھ جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے، اس طرح جماعت کے اختلافات بفضلہ تعالیٰ اختتام پذیر ہو گئے۔

موت العالِم موت العالَم

ایک جیّد، جامع اور معمّر عالم کی وفات ؛

حضرت مولانا سیّد غلام رسول صاحب عرف میاں صاحبؒ جنگوی گزشتہ دنوں اپنے رہائشی گاؤں موضع خوگرام علاقہ الائی بٹگرام ہزارہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر اسّی ۸۰ سال تھی اور تمام علوم میں انتہائی مہارت رکھتے تھے۔ اس عظیم الشان علمی نعمت سے علاقہ الائی کے باشندگان اور دُور دراز علاقوں کے طالبِ علم محروم ہو گئے۔ قارئین ترجمانِ اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ مرحوم کے حق میں دعا کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر کا مصداق بنائے۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔

انتخاب حلقہ شاد باغ لاہور

جمیعۃ علماء اسلام حلقہ شاد باغ لاہور کا انتخاب گزشتہ جمعہ عمل میں لایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کو متفقہ طور پر چنا گیا۔

مولانا بدیع الزمان صاحب : امیر
مولانا محمد طفیل صاحب خطیب جامع الکوثر : ناظمِ عمومی
سیٹھ نور احمد صاحب : خازن
حبیب احمد صاحب : ناظم نشر و اشاعت

نیز طے پایا کہ "مفتی محمود صاحب کا دورِ حکومت" کے نام سے ایک مختصر سا پمفلٹ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاوے گا۔

خطباء اہلسنّت پاکستان کے جدید انتخاب

کراچی جمعیت خطباء اہلسنت پاکستان کی مرکزی مجلسِ عمومی کا ایک اجلاس مورخہ ۲ر مئی ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں اکثریت رائے سے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا۔

امیر : حضرت مولانا محمد عظیم الدین صاحب خطیب اہلسنت۔
نائب امیر اوّل : مولانا مقبول الرّحمٰن صاحب
نائب امیر دوم : مولانا حضرت ولی صاحب
ناظمِ عمومی : مولانا قاری محمد یٰسین صاحب
نائب ناظم : مولانا محمد عظیم صاحب
نائب ناظمِ اوّل : مولانا محمد اقبال صاحب
ناظم نشر و اشاعت : مولانا قاری محمد صدیق صاحب
خازن : قاری محمد یٰسین صاحب

انتخابِ جدید کراچی ڈویژن

کراچی : یکم مئی ۷۵ء کو مدنی جامع مسجد چاکیواڑہ میں مجلس عمومی کے اجلاس میں جمیعۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن کا انتخاب جدید عمل میں آیا۔

جناب حاجی دل مراد صاحب کو بھاری اکثریت کے ساتھ ڈویژنل امیر منتخب کر لیا گیا۔ عہدیداران درج ذیل ہیں۔

امیر : حاجی دل مراد بلوچ
نائب امیر اوّل : مولانا غلام صمدانی
نائب امیر دوم : مولانا نور الھدیٰ
ناظم اعلیٰ : صوفی عبد المنّان
ناظمِ اوّل : خان محمد۔
ناظمِ دوم : محمد عثمان الوری۔
خازن : مولانا مفتی احمد الرّحمان۔
سالارِ اعظم : گل عنایت شاہ
ناظم نشر و اشاعت : مولانا قاری شیر افضل۔
ناظم دفتر : مولانا محمد سعدی۔

نیز ڈویژنل دفتر چھوٹا میدان ناظم آباد سے فوری طور پر مدنی مسجد چاکیواڑہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ احباب خصوصی تعاون فرمائیں۔

اہم اعلان

برائے اراکین و متعلقین کراچی ڈویژن

جمیعۃ علماء اسلام کی تنظیم و ترقی اور فعّال بنانے کے لیے جملہ حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنی قیمتی آراء اور مشورے اور رابطے کے لیے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع فرمائیں۔

حاجی دل مراد صاحب امیر جمیعۃ علماء اسلام کراچی ڈویژن۔ جامع مسجد مدنی۔ چاکیواڑہ میوہ شاہ روڈ کراچی ۲؎۔

جمیعۃ علماء اسلام جھنگ کا اجتماع

گزشتہ دنوں جامع مسجد محلہ پپلی والہ جھنگ صدر میں جمیعۃ علماء اسلام کے زیرِ اہتمام گشتی اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حق نواز صاحب اور مولانا محمد شفیع صاحب نے جمیعۃ کے اغراض و مقاصد تفصیل سے بیان فرمائے اور حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ غنڈہ گردی ختم کی جائے۔ قائدِ جمیعۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر سجاول میں حملہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ بے حیائی، فحاشی ختم کی جائے۔ عریاں فلمیں اور فحش لٹریچر ضبط کیا جائے۔ ملک سے دفعہ ۱۴۴ اٹھائی جائے۔ تمام علماء طلباء سے مقدمات واپس لیے جائیں۔ بلوچستان و سرحد کی آئینی حکومتیں بحال کی جائیں۔

پشاور میں احتجاجی جلسہ

گزشتہ دنوں پشاور میں ایک بڑے احتجاجی جلسہ عام میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی پر فلم بنانے پر زبردست احتجاج کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس سلسلے میں مؤثر احتجاج کرے اور اپنے

اثر و رسوخ سے اس فلم کو رکوائے۔ جلسے میں جن حضرات نے اظہارِ زبان کیا ان کے نام یہ ہیں۔ مولانا سید مبارک شاہ، ایم اسماعیل خاں صیفی، جناب غلام غوث صحرائی قاری فیوض الرحمٰن، مولانا رحمت خاں، اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔

تنظیمی و تبلیغی دورہ

تحصیل لودھراں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ مولانا منظور الحق صاحب رحمانی نے تحصیل لودھراں ضلع ملتان کے دیہی علاقوں کا تفصیلی تنظیمی دورہ کیا جس میں مولانا محمد منظور الحق صاحب رحمانی نے عام اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا نے مندرجہ ذیل مقامات پہ انفرادی ملاقاتیں بھی کیں اور نئی ممبر سازی بھی کی گئی دورہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) بہاول گڑھ (۲) کہروڑ پکا (۳) رانا واہن (۴) کٹیہ بستی (۵) قادر پور جپنہ (۶) کنڈا احمد اسٹر (۷) ماڑی قطب (۸) جمرانی واہ (۹) دیسی والہ (۱۰) گیلے والہ (۱۱) نور گڑھ (۱۲) دنیا پور (۱۳) ذاخیرہ (۱۴) چھتہ پوہڑ (۱۵) جلہ ارائیں۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ کا پروگرام

مجلسِ ذکر ۱۷ مئی بعد نمازِ مغرب درس قرآن کے اختتام پر آخری سورۃ کی تفسیر و تشریح بعد نمازِ عشاء مقام جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ: ۲۰ مئی بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر۔ صدارت بعد نمازِ عشاء تقریر مولانا محمد اجمل صاحب مقام مسجد پانچ پیر والی لاہور

بقیہ اداریہ

اس فلم پر پابندی لگوائیں۔ ہم پاکستان کے اربابِ اقتدار سے بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ مؤثر طریقہ سے احتجاج کر کے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کریں۔ اس واقعہ کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ مصطفےٰ نامی ایک نام نہاد مسلمان کی کوششوں کے ساتھ ساتھ لیبیا کے کرنل قذافی نے بھی اس فلم کی شوٹنگ کے سلسلہ میں کچھ سہولتیں فراہم کی ہیں۔ اگر یہ روایت مبنی بر صداقت ہے تو ہم کرنل قذافی سے پرزور التماس کریں گے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے اس فلم کو رکوا کر اس گناہ کی تلافی کریں جو دانستہ یا نادانستہ ان سے سرزد ہوا ہے۔

ممکن ہے کرنل قذافی نے عدم علم کی بنا پر اسلام کی خدمت سمجھ کر یہ تعاون کیا ہو لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام، پیغمبر اسلام اور صحابہ کرام کی اس سے بڑی توہین نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سامراجی گماشتوں صیہونی سازشوں اور بین الاقوامی ملحدین و مستشرقین کے شر سے محفوظ رکھے۔ جن کی شبانہ روز کوششیں یہ ہیں کہ کسی طرح اسلام اور پیروان اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری مگر ہم سمجھتے ہیں کہ جانثاران رسالت پناہ نے جس طرح پہلے اس قسم کے موقعوں پر پامردی و جاں سپاری کا ثبوت دے کر سید الکونین کی محبت والفت کا حق ادا کیا ہے۔ اب بھی کریں گے۔

بقیہ قراردادیں

علیہم اجمعین کا کردار ادا کر کے اسلامیان عالم کے ملی و دینی جذبات کو شدید مجروح کیا ہے۔

یہ اجلاس تمام مسلم حکومتوں خصوصاً حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فلم پر پابندی لگائی جائے اور فلم بنانے والے ادارہ سے شدید احتجاج کیا جائے۔

یہ اجلاس مؤتمر عالم اسلامی اور رابطہ عالم اسلامی کو بھی متوجہ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر کے ملتِ اسلامیہ کے دینی جذبات کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جائے۔

شاہ فیصل کی شہادت المناک ہے

قرارداد نمبر ۹

یہ اجلاس سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصلؒ کی المناک شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے عالم اسلام کا عظیم المیہ سمجھتا ہے۔

شاہ فیصلؒ نے عالم اسلام کے عظیم اتحاد عربوں کے اتحاد اور سامراجی سازشوں کے مقابلے میں جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اور شاہ فیصلؒ کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا پُر نہیں ہو سکے گا۔

یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ فیصل شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے۔ اور شاہ خالد کو اپنے شہیدؒ بھائی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عالم اسلام کی خدمت

عمدہ ماحول
عمدہ سروس
غرناطہ ریسٹوران ایرکنڈیشنڈ = جہلم